19 TO 25 MAY, 2025

۱۹ تا ۲۵ مئی ۲۰۲۵ ☆☆☆

صارفین سے سرکار تک

چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم

کنزیومر واچ

ایڈیٹر: نشید آفاقی

CONSUMER WATCH PAKISTAN

Government of Pakistan office of the Press Registrar Islamabad Registration No.2793

ایشیا کی سب سے بڑی مویشی منڈی سج گئی

سورج مکھی، لال بادشاہ، میرا، شیرا، سالار، بادشاہ، شہنشاہ، راجہ، سوڈانی اور چار سینگوں والے دنبے کی دھوم، قربانی کے جانور عوام کی توجہ کا مرکز بن گئے

ملک میں سستی ہاؤسنگ اسکیم متعارف کرانے پر غور

چین کی سڑکوں پر پاکستان کی فتح کا جشن

© Cris Faga/ZUMA/pictur

میٹا کا فیس بک میں اسپام پوسٹس کے خاتمے کیلئے بڑی تبدیلی کا اعلان

واشنگٹن (کنزیومر واچ نیوز) میٹا نے فیس بک پر بڑھتی ہوئی اسپام پوسٹس کے مسئلے کو تسلیم کرتے ہوئے اس کے خلاف سخت اقدامات کا اعلان کیا ہے۔ کمپنی نے کہا ہے کہ فیس بک فیڈ کو صارفین کے لیے زیادہ پرکشش اور معیاری بنانے کے لیے نئی حکمت عملی اپنائی جارہی ہے۔

میٹا کے مطابق وہ صارفین جو طویل، غیر متعلقہ یا توجہ ہٹانے والے کیپشنز والی پوسٹس شیئر کرتے ہیں ان کی رسائی محدود کر دی جائے گی اور ایسی پوسٹس سے فیس بک پر آمدنی حاصل کرنے کی اہلیت بھی ختم کی جائے گی۔ مزید برآں اسپام نیٹ ورکس کے خلاف جارحانہ کارروائیاں کی جائیں گی جن میں ایسی پوسٹس اور کمنٹس کی نمائش کم کرنا اور زیادہ رسائی حاصل کرنے والے اسپام پیجز کو ہٹانا شامل ہے۔

کمپنی ایک نئے فیچر کی آزمائش بھی کر رہی ہے جس کے ذریعے صارفین گمنام طور پر کمنٹس پر ڈاون ووٹ کر سکیں گے۔ اس کے علاوہ، اصل (اوریجنل) مواد شیئر کرنے والے صارفین کو ترجیح دی جائے گی۔ یہ اقدامات اس وقت کیے جا رہے ہیں جب میٹا فیس بک کو نوجوانوں کے لیے زیادہ دلچسپ بنانے کی کوشش کر رہا ہے۔ حال ہی میں فیس بک پر "فرینڈز ٹیب" کو دوبارہ متعارف کرایا گیا ہے اور مارک زکربرگ کا کہنا ہے کہ وہ آئندہ چند ماہ میں فیس بک کو اس کے پرانے سوشل میڈیا انداز میں واپس لانا چاہتے ہیں۔

اسلام آباد (کنزیومر واچ نیوز) پاکستان کرپٹو کونسل (پی سی سی) نے شاندار کارنامہ انجام دیتے ہوئے محض 50 دن میں عالمی منظر نامے میں کرپٹو انڈسٹری میں پاکستان کا پرچم سربلند کر کے سب کو حیران کر دیا۔ وزارت خزانہ کا کہنا ہے کہ پاکستان کرپٹو کونسل کا آغاز 14 مارچ 2025 کو ہوا لیکن اس مختصر عرصے میں اس ادارے نے جو کچھ کر دکھایا اس سے دنیا بھر کے مبصرین اور ناقدین متاثر ہیں، عالمی سطح پر بڑا قدم ہے کہ کونسل کی طرف سے ایک ایسا اعلان ہوا جس نے دنیا بھر کی

پاکستان کرپٹو کونسل کی 50 دن میں ریکارڈ کامیابی، سب حیران

نظریں پاکستان پر مرکوز کر دی ہیں۔ بائنانس کے بانی چانگ پین گژا (سی زیڈ) کو اسٹریٹجک ایڈوائزر مقرر کر دیا گیا، یہ وہ شخصیت ہیں جنہوں نے دنیا کے سب سے بڑے کرپٹو ایکسچینج کی بنیاد رکھی اور جن کی ذاتی دولت بسا اوقات 100 ارب ڈالر سے بھی تجاوز کر چکی ہے۔ پاکستان جیسے ترقی پذیر ملک کیلئے ایسی عالمی شخصیت کو ریاستی سطح پر مشیر مقرر کرنا ایک غیر معمولی پیشرفت ہے، دلچسپ بات یہ ہے کہ خطے کا کوئی دوسرا ملک، حتیٰ کہ بھارت بھی ایسی کامیابی حاصل نہیں کر سکا۔

ٹرمپ کی حمایت یافتہ بلاک چین کے ساتھ ایک اور حیران کن پیشرفت ہے جس میں پی سی سی نے ورلڈ لبرٹی فنانشل (ڈبلیو ایف ایل) کے ساتھ لیٹر آف انٹینٹ پر دستخط کیے۔ یہ ایک امریکی بلاک چین منصوبہ ہے جسے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی حمایت حاصل ہے۔ خطے میں کرپٹو کرنسی میں پاکستان کا ابھرتا ہوا کردار جس وقت خطے میں سرحدی تناؤ کی خبریں گرم تھیں، اس وقت پاکستان کی یہ اسٹریٹجک پیشرفت عالمی میڈیا میں موضوع بنی۔

نیویارک (کنزیومر واچ نیوز) واٹس ایپ اپنے صارفین کے لیے مسلسل نئے اور مفید فیچرز متعارف کراتا رہتا ہے جو رابطوں کو مزید آسان ہو سکتے ہیں۔ اس مسئلے کے حل کے لیے میٹا ایک جدید فیچر متعارف کرانے جا رہا ہے۔ رپورٹ کے مطابق واٹس ایپ ایک ایسے ٹول پر کام کر رہا ہے کرے گا۔ اس فیچر کا بنیادی مقصد صارفین کو وقت بچانے میں مدد فراہم کرنا ہے تاکہ وہ لاتعداد پیغامات پڑھنے کی زحمت سے بچ سکیں۔ رپورٹ کے

واٹس ایپ ایک اور جدید فیچر متعارف کرانے کیلئے تیار

بناتے ہیں، تاہم متعدد گروپ چیٹس، چینلز اور کمیونٹیز کا حصہ ہونے کی وجہ سے تمام پیغامات کو پڑھنا مشکل ہو جاتا ہے جس سے اہم میسجز نظر انداز جو میسجز کی سمری فراہم کرے گا۔ یہ فیچر میٹا اے آئی کا استعمال کرتے ہوئے گروپ چیٹس، چینلز اور انفرادی گفتگو کے پیغامات کی مختصر اور نجی سمری تیار

مطابق یہ فیچر فی الحال واٹس ایپ کے اینڈرائیڈ بیٹا ورژن میں آزمائش کے مراحل میں ہے۔ یہ ٹول اس وقت فعال ہوگا جب صارف کو مخصوص تعداد میں نئے پیغامات موصول ہوں گے، ان ریڈ میسجز کے اوپر ایک آپشن ظاہر ہوگا جس پر کلک کرتے ہی پیغامات کی سمری تیار ہو جائے گی۔ میٹا نے یقین دہانی کرائی ہے کہ اس فیچر کے باوجود پیغامات کی اینڈ ٹو اینڈ انکرپشن برقرار رہے گی اور نہ ہی میٹا، واٹس ایپ یا کوئی تھرڈ پارٹی ان تک رسائی حاصل کر سکے گی۔ رپورٹ کے مطابق یہ فیچر ان چیٹس پر کام نہیں کرے گا جہاں ایڈوانسڈ پرائیویسی سیٹنگز فعال ہوں گی۔

ایپل کا سال میں 2 بار نئے آئی فونز متعارف کرانے کا منصوبہ

واشنگٹن (کنزیومر واچ نیوز) ایپل، جو روایتی طور پر ہر سال ایک بار نئے آئی فونز متعارف کراتا ہے اب اس طریقہ کار میں تبدیلی پر غور کر رہا ہے۔ صدی انفارمیشن کی رپورٹ کے مطابق ایپل 2026 سے نئے آئی فونز کے اجرا کو دو مراحل میں تقسیم کرنے کی منصوبہ بندی کر رہا ہے جس میں ہر مرحلے کے درمیان 6 ماہ کا وقفہ ہوگا۔ رپورٹ کے مطابق آئی فون 18 سیریز کے پرو ماڈلز ستمبر 2026 میں معمول کے مطابق متعارف کرائے جائیں گے جبکہ سستے آئی فون 18 ماڈلز 2027 کے موسم بہار میں پیش کیے جائیں گے۔ امکان ہے کہ پرو ماڈلز کے ساتھ ایپل اپنا پہلا فولڈ ایبل آئی فون بھی 2026 میں لانچ کر سکتا ہے۔ اس کے علاوہ ایپل رواں سال اپنا سب سے پتلا آئی فون 17 ایئر متعارف کرائے گا اور 2026 میں اس کا نیا ورژن بھی پیش کیا جائے گا۔ رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا کہ ایپل آئی فون 18 سیریز کے سستے ماڈلز کی تیاری بھارت میں کرنے پر غور کر رہا ہے تاکہ چین پر انحصار کم کیا جا سکے۔ اس اقدام کا مقصد امریکی صدر کے ممکنہ ٹیرف سے کمپنی کے منافع کو تحفظ فراہم کرنا ہے۔

40 ہزار کے بجٹ میں شاندار موبائلز

کراچی (کنزیومر واچ نیوز) پاکستان میں موبائل فون کی بڑھتی ہوئی مہنگائی کے باعث شہریوں کی قوت خرید بھی بڑے پیمانے پر متاثر ہوئی ہے جس کے باعث آج ہم آپ کو 40 ہزار روپے کے بجٹ میں بہترین فونز کی آپشنز دینے جا رہے ہیں جو یقینی طور پر آپ کا تجربہ بدل کر رکھ دیں گی۔

Samsung Galaxy A14

اس فہرست میں سب سے پہلا موبائل فون سیم سنگ گلیکسی اے 14 ہے جس کی قیمت 35 ہزار روپے ہے لیکن فیچرز بڑے ہیں، اس میں 6.6 انچ کا ڈسپلے، 6 / 4 جی بی ریم، پانچ ہزار ایم اے ایچ کی بیٹری اور 50 میگا پکسلز کا کیمرہ دیا گیا ہے جو کہ فوٹو گرافی کے شوقین افراد کی بیشتر ضروریات کو پورا کرتا ہے۔

Infinix Hot 50

اس فہرست میں دوسرا نمبر انفینکس ہاٹ 50 کا ہے جس کی قیمت 36 ہزار 500 روپے ہے جبکہ اس میں 6.78 انچ کا بڑا ڈسپلے، 8 جی بی ریم، پانچ ہزار ایم اے ایچ کی بیٹری اور 50 میگا پکسلز بیک کیمرہ دیا گیا ہے۔

Vivo Y19s

ویوو کا یہ فون بھی بہت ہی شاندار فیچرز کا حامل جس کی قیمت 36 ہزار روپے ہے، اس فون میں 6.68 انچ کا ڈسپلے، 6 جی بی ایل پی ڈی ڈی آر 4 ایکس ریم شامل کی گئی ہے جبکہ لمبی چلنے والی بیٹری کے شوقین افراد کیلئے 5500 ایم اے ایچ بیٹری نصب کی گئی ہے اور 50 میگا پکسلز بیگ کیمرہ دیا گیا ہے جو فوٹو گرافی کیلئے نہایت موزوں انتخاب ہوگا۔

Xiaomi Redmi 13

فوٹوگرافی کے شوقین افراد کیلئے کم پیسوں میں بڑا پیکج ہے جس کی قیمت تو 30 ہزار 500 روپے ہے لیکن اس کا کیمرہ 108 میگا پکسلز ہے، اس کے

علاوہ فون کی کارکردگی کو تیز کرنے کیلئے 8 جی بی ریم اور سکرین کے تجربے کو بڑھانے کیلئے 6.79 انچ کا ڈسپلے نصب کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اس میں 5 ہزار 30 ایم اے ایچ کی بڑی بیٹری دی گئی ہے۔

Realme C63

ریئل می کا یہ شاندار فون صرف اور صرف 31 ہزار 999 روپے کا ہے جس میں 6.745 کا ڈسپلے دیا گیا ہے جبکہ 6/ 8 جی بی ریم کی آپشن موجود ہے، بیک کیمرے کی طاقت 50 میگا پکسلز دی گئی ہے اور اس میں 5 ہزار ایم اے ایچ کی بیٹر نصب کی گئی ہے۔

مجلس ادارت:

- چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم • ایگزیکٹو ایڈیٹر: ڈاکٹر ہما بخاری • ایڈیٹر: نشید آفاقی
- شریعہ ایڈوائزر: مفتی عبداللہ صدیقی • لیگل ایڈوائزر: ندیم شیخ ایڈووکیٹ
- ایم ڈی سیلز اینڈ مارکیٹنگ: ظفر حسین • ڈائریکٹر بزنس ڈیولپمنٹ: ثوبیہ شاکر علی
- پریس منیجر: شکیل احمد خان

- رپورٹنگ ٹیم: احمد حسین انصاری، نصیر الدین، جاوید احمد
محمد دانش، ارباب حسین، حسنین احمد

دفتر کا پتہ: H41، پی سی ایچ ایس، بلاک 2، کراچی
فون نمبر: 021-34528802-3

19 TO 25 MAY, 2025 ۱۹ تا ۲۵ مئی ۲۰۲۵ ☆☆☆

صارفین سے سرکار تک — چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم

کنزیومر واچ

CONSUMER WATCH PAKISTAN

https://www.facebook.com/ Consumerwatch.news

فرمان الٰہی

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے
جو اہل کتاب میں سے اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور نہ روز قیامت پر (یقین رکھتے ہیں) اور نہ ان چیزوں کو حرام سمجھتے ہیں جو اللہ اور اس کے رسولؐ نے حرام کی ہیں اور نہ دین حق کو قبول کرتے ہیں ان سے جنگ کرو یہاں تک کہ ذلیل ہو کر اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں۔
سورۃ التوبہ 09- آیت نمبر 29

مجھے ہے حکم اذاں.................!

کنزیومر واچ کا تازہ شمارہ آپ کے ہاتھوں میں ہے اس بار ہم نے مویشی منڈی کے حوالے سے تفصیلی رپورٹ تیار کی ہے، امید ہے آپ کو پسند آئے گی آپ کی آرا کا انتظار رہے گا، ایف پی سی سی آئی کے سینئر نائب صدر ثاقب فیاض مگوں نے ایک اہم مسئلے کی جانب توجہ مبذول کراتے ہوئے کہا ہے کہ ٹیکس ترمیمی آرڈیننس میں ایف بی آر افسران کو بہت زیادہ اختیارات دے کر ٹیکس دہندگان سے اپیل تک کا حق چھین لیا گیا ہے اس سے کرپشن کا ایک نیا بازار کھلے گا۔ٹیکس ترمیمی آرڈیننس مجریہ 2025 کے معاملے پر پریس کانفرنس کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ترمیمی ٹیکس آرڈیننس میں ٹیکس دہندگان کے بنیادی حقوق کو سلب کیا گیا ہے، ایف بی آر حکام کو بہت زیادہ اختیارات دے دیے گئے ہیں، ٹیکس دہندگان سے اپیل کا حق تک چھین لیا گیا ہے ٹیکس دہندگان پر ایف بی آر حکام کو صرف الزام عائد کر کے سزا دینے کے اختیارات دیئے گئے ہیں۔ان کا کہنا تھا کہ ایف بی آر حکام کو بغیر کسی نوٹس کے بینک کھاتوں سے ریکوری کا اختیار دے دیا گیا ہے ایف بی آر اپنے اسٹاف کو کسی بھی انڈسٹری میں مانیٹرنگ کیلئے تعینات کرنے کا اختیار دے دیا گیا ہے اس سے کرپشن کا ایک نیا بازار کھلے گا۔انہوں نے کہا کہ کیا ایف بی آر کے ملازمین کو دیانت داری کا سرٹیفکیٹ دے دیا گیا ہے؟ حکومت کو مطلع کر رہے ہیں کہ اس سے کرپشن بڑھے گی بہتری نہیں آئے گی، ٹیکس افسران کو بینک سے براہ راست ریکوری کرنے کا اختیار دے دیا گیا ہے جب کہ پہلے بینک کو نوٹس جاری ہونے کی مدت ہوتی تھی اب دفعہ 140 کے تحت ٹیکس دہندگان بینک اکاؤنٹ سے ریکوری کی جا سکتی ہے۔ثاقب فیاض نے کہا کہ سیلز ٹیکس کے ایس آر او 55 اور 69 میں کیلکولیشن کی غلطیاں ہیں جس کی وجہ سے تمام ریٹرنز رکی ہوئی ہیں ایس آر او 55 میں پیمائش کا یونٹ کلوگرام کر دیا گیا جس سے مسائل پیدا ہونے لگے ہیں، حکومت کوئی ایس آر او ایشو کرنے سے پہلے بزنس کمیونٹی سے مشاورت کیوں نہیں کرتی؟ ایس آر اوز کا مکمل جائزہ لیے بغیر اتنی جلدی کیوں جاری کر دیا جاتا ہے؟ حکومت سے اپیل ہے کہ پہلے اپنا سسٹم ٹھیک کرلیں پھر آرڈیننس جاری کریں۔انہوں نے کہا کہ بزنس کمیونٹی ایف بی آر کی پالیسیوں کی وجہ سے الجھن میں مبتلا ہے، ایف بی آر میں دو حصے ہیں، ایک کسٹمز دوسرا آئی آر ایس، کسٹمز میں فیس لیس سسٹم متعارف کروا کر انسانی مداخلت کو ختم کیا گیا وہیں اس کے متضاد ان لینڈ ریونیو کو ایمانداری کے سرٹیفکیٹ دے کر انسانی مداخلت کو فروغ دیا جا رہا ہے، ایس آئی ایف سی سرمایہ کاروں کو راغب کر رہی ہے جبکہ ایف بی آر ہراساں کر رہا ہے۔نائب صدر ایف پی سی سی آئی ناصر خان نے آرمی چیف سے مطالبہ ہے کہ سرحدوں پر دشمن سے لڑنے کے ساتھ ملک کے پالیسی سازوں پر بھی نظر رکھیں، یہ پالیسی ساز ملک کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا رہے ہیں۔تاجر برادری پریشان ہے لہذا حکومت اس اہم ترین مسئلے پر توجہ دے۔

خیر اندیش
شیخ راشد عالم
چیف ایڈیٹر کنزیومر واچ

ٹاپ اسٹوریز Top Stories

ایشیا کی سب سے بڑی مویشی منڈی سج گئی

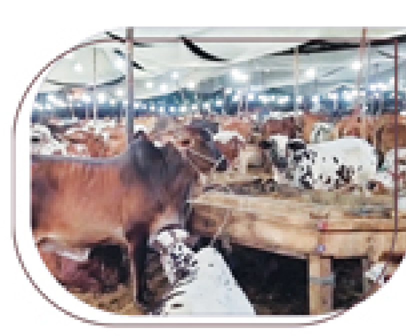

PAGE 04

”کنیکٹی کٹ کا وکڈ ٹیولپس فارم محبت، خوشبو اور رنگوں کا حسین سنگم“

PAGE 10

ملک میں سستی ہاؤسنگ اسکیم متعارف کرانے پر غور

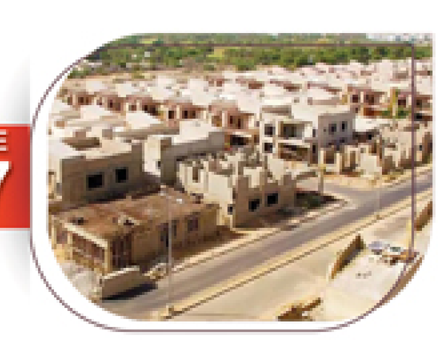

PAGE 07

کینیڈا: تاریخ، معیشت اور مستقبل کا جائزہ

PAGE 11

چین کی سڑکوں پر پاکستان کی فتح کا جشن

PAGE 08

بھارت کو بڑی شکست: آئی ایم ایف نے پاکستان کو قسط جاری کر دی

PAGE 12

چیف ایڈیٹر و پبلشر شیخ راشد عالم نے فیئر پرنٹنگ پریس راجہ کوثر بلڈنگ، برنس روڈ سے چھپوا کر H-41، پی سی ایچ ایس، بلاک 2 کراچی سے شائع کیا

ایشیا کی سب سے بڑی مویشی منڈی سج گئی

سورج مکھی، لال بادشاہ، میرا، شیرا، سالار، بادشاہ، شہنشاہ، راجہ، سوڈانی اور چار سینگوں والے دنبے کی دھوم، یہ جانور عوام کی توجہ کا مرکز بن گئے

سورج مکھی کو صرف اندھیرے میں نظر آتا ہے، لال بادشاہ اور میرا پریمی جوڑا جو بچپن سے ایک دوسرے کے ساتھ ہیں، مالک کا بیان

ڈھائی فٹ کے گنی نسل کے منفرد بچھڑے کی قیمت 30 لاکھ روپے، رقص کرنے والا اونٹ دس لاکھ میں دستیاب، راجہ کی قیمت پانچ لاکھ

مویشی دوست منڈی کے نظم وضبط میں ایڈمنسٹریٹر فیصل علی کا اہم کردار، صفائی، پانی، بجلی، پارکنگ اور سیکورٹی کے عمدہ انتظامات

قارئین کی رہنمائی کے لئے کنزیومر واچ کی رپورٹ تیار، میڈیا سیل کے ماجد خان نے قدم قدم پر ہماری ٹیم کی بھرپور رہنمائی کی

رپورٹ: نشید آفاقی

(فوٹوگرافی حسنین احمد، جاوید احمد)

نادرن بائی پاس پر ایشیا کی سب سے بڑی مویشی منڈی میں سورج مکھی، لال بادشاہ، میرا، شیرا، سالار، بادشاہ، شہنشاہ، راجہ، ہیرو، سوڈانی دنبہ اور چار سینگوں والے دنبے کی دھوم، اعلیٰ نسل اور منفرد خصوصیات کی وجہ سے یہ جانور عوام کی توجہ کا مرکز بن گئے۔ کنزیومر واچ نے قارئین کی رہنمائی کے لئے مویشی منڈی کی رپورٹ تیار کی ہے جو آپ کی خدمت میں پیش کی جارہی ہے، رپورٹ کی تیاری کے سلسلے میں میڈیا سیل کے ماجد بھائی نے قدم قدم پر ہماری بھرپور رہنمائی کی، چلیں چلتے ہیں سورج مکھی کے پنڈال میں سورج مکھی کے مالک نے بتایا کہ اس کو صرف اندھیرے میں نظر آتا ہے روشنی میں اس کی بینائی چلی جاتی ہے۔ ہمارا سوال تھا کہ کیا اس کی قربانی جائز ہے؟ اس کے جواب میں مالک کا کہنا تھا کہ ہم نے فتویٰ لے لیا ہے اس کی قربانی جائز ہے۔ اسی پنڈال میں ہماری ملاقات لال بادشاہ اور میرا سے کرائی گئی جن کے بارے میں مالک نے بتایا کہ یہ پریمی جوڑا ہے اور ایک دوسرے کی بغیر نہیں رہتا بچپن سے یہ ایک دوسرے کے ساتھ ہیں۔ بشیر کیٹل فارم میں ہم نے تین بہت خوبصورت بیل دیکھے جن کی مالیت فی بیل ایک کروڑ روپے بتائی گئی۔ بابا کیٹل فارم پر ہم نے گنی بچھیا اور بچھڑے سے

ماجد خان (ترجمان مویشی دوست منڈی)

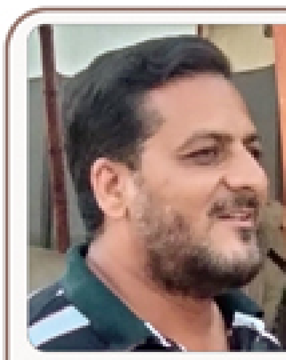

ہماری کوشش ہے کہ میڈیا کے لوگوں کو ہر ممکن سہولتیں فراہم کی جائیں ہم کونٹینٹ کی تیاری کے حوالے سے بھی ان کو گائیڈ کرتے ہیں تاکہ وہ کم وقت میں اپنی نیوز رپورٹ اور پیکج تیار کرلیں، خریداروں اور بیوپاریوں کو بھی مکمل آگہی فراہم کر رہے ہیں، ہماری ٹیم بیس افراد پر مشتمل ہے۔ جو تین شفٹوں میں اپنے فرائض انجام دے رہی ہے۔ جانوروں کی بیماریوں کے حوالے سے پوچھے گئے سوال کے جواب میں انھوں نے کہا کہ اس سال منڈی میں داخل ہونے سے پہلے ہی جانوروں کا چیک اپ کیا جارہا ہے۔ اگر کسی جانور میں بیماری پائی گئی تو اس کو واپس بھیجا جارہا ہے۔ اور اگر کوئی جانور منڈی آنے کے بعد بیمار ہوجائے تو اس کے علاج معالجے کے لئے ٹیم موجود ہے۔ قیمتوں کے حوالے سے تجزیہ کرتے ہوئے ماجد خان نے بتایا کہ مہنگائی تو ہے مگر لوگوں کو ان کے بجٹ کے مطابق جانور مل رہے ہیں۔ صحافتی تجربے سے متعلق پوچھے گئے سوال کے جواب میں انھوں نے بتایا کہ انہیں پچیس سالہ صحافتی تجربہ ہے اور وہ مختلف معروف اخبارات اور چینلز سے منسلک رہے ہیں۔

ملاقات کی گنی نسل کے جانور بنیادی طور پر بنگلادیش سے تعلق رکھتے ہیں پست قامت جانور صرف ڈھائی فٹ کے ہوتے ہیں۔گنی نسل کے ایک منفرد بچھڑے کی قیمت 30 لاکھ روپے ہے دیگر 10 سے 15 لاکھ میں دستیاب ہیں،گائے منڈی کے بعد ہم اونٹ منڈی گئے وہاں بھی ہمیں ایک منفرد اونٹ نظر آیا جو رقص کرتا اور جھومتا ہے۔اس کی قیمت دس لاکھ ہے،بکرا منڈی میں بھی اعلیٰ نسل کے جانور آئے ہوئے ہیں۔بادشاہ اور شہنشاہ آٹھ،آٹھ لاکھ جبکہ راجہ پانچ لاکھ میں دستیاب ہے۔

ناردرن بائی پاس مویشی دوست منڈی کی رونقیں مسلسل بڑھنے لگی ہیں تاہم اس مرتبہ انتظامات نہایت شاندار ہیں،1200 ایکٹر رقبے پر پھیلی مویشی دوست منڈی کا نظم وضبط ایڈمنسٹریٹر فیصل علی کا کارنامہ ہے قربانی کے لیے لائے گئے نایاب اور دیدہ زیب جانور شہریوں کی توجہ کا مرکز بنے ہوئے ہیں،گائے،بیل،بچھڑے، بکروں اور خوبصورت نقش ونگار والے اونٹوں کیلئے الگ الگ بلاک مختص ہیں موشی دوست منڈی میں پہلی بار شہریوں کیلئے بڑے بڑے برانڈز کی فوڈ اسٹریٹ قائم کی گئی ہے جس پر عوام نے اطمینان کا اظہار کیا ہے۔منڈی کے مختلف بلاکس میں پہلے دن سے لائیو اسٹاک کے کیمپس قائم ہیں،کار،موٹر سائیکل پر آنے والے شہریوں کیلئے پاس کی بھی سہولت موجود ہے،پورے مہینے کے لئے موٹر سائیکل کے 1500 اور بڑی گاڑی کی پارکنگ فیس 3200 روپے ہے،ون ڈے پاس بنوا کر بھی گاڑی لانے کی اجازت ہے۔

منڈی میں جانوروں کے لیے چارہ،پانی اور بجلی کی سہولت 24 گھنٹے موجود ہے،ایڈمنسٹریٹر فیصل علی کے مطابق فی جانور 30 لیٹر پانی مفت فراہم کیا جارہا ہے،مویشی دوست منڈی کے اطراف سیکیورٹی کیلئے ایک ہزار پولیس اہلکار تعینات ہیں

پنجاب،بلوچستان،سندھ کے چھوٹے بڑے شہروں سے بیل،بچھڑے،بچھیا،اونٹ اور بکروں کی آمد کا سلسلہ جاری ہے،بی،ساہیوال،چولستانی، آسٹریلین،سندھی نسل کی گائے،بیل،بچھڑے اور بچھیا مویشی منڈی کی زینت بن چکے ہیں،خوبصورت نقش ونگار والے اونٹ،ٹاپری،سندھی اور کاموری نسل کے بکروں کی ڈیمانڈ زیادہ ہے،جبکہ وی وی آئی پی،وی آئی پی اور سفائر بلاکس میں بھاری،بھرکم جانوروں نے مویشی منڈی کی رونقیں بڑھادی ہیں،مارشلنگ ایریا میں ٹریلرز اور ٹرکوں پر لدے مال مویشیوں کی آمد کا سلسلہ دن رات جاری ہے، مویشی دوست منڈی میں بیوپاریوں کو پہلے سے زیادہ سہولیات موجود ہیں کراچی میں غیر قانونی مویشی منڈیوں اور سڑک کنارے جانوروں کی خرید وفرخت پر پابندی عائد ہے غیر قانونی مویشی منڈیاں قائم کرنے والوں کے خلاف کارروائی کی ہدایت کی گئی ہے۔وی آئی پی اور جنرل بلاکس میں دو من سے لے کر دس من تک کے خوبصورت اور مختلف رنگ ونسل کے مویشی موجود ہیں۔ایشیا کی سب سے بڑی مویشی منڈی کے افتتاح کو کافی دن گزر چکے ہیں اور پہلے روز سے ہی جانوروں کی خرید وفروخت کا سلسلہ جاری ہے۔کراچی میں لگنے والی قربانی کے جانوروں کی مویشی منڈی نے شہریوں کی توجہ حاصل کرلی ہے یہی وجہ ہے کہ ان دنوں شہریوں کی بڑی تعداد ناردرن بائی پاس مویشی منڈی کا رخ کررہی ہے۔منڈی میں ویک اینڈ پر شہریوں کے سیر سپاٹے اس بات کا ثبوت ہیں کہ نہ صرف مویشی منڈی کو جانے والے راستے محفوظ ہیں بلکہ منڈی کے اطراف اور اندر بھی سیکیورٹی کا انتظام موثر ہے۔

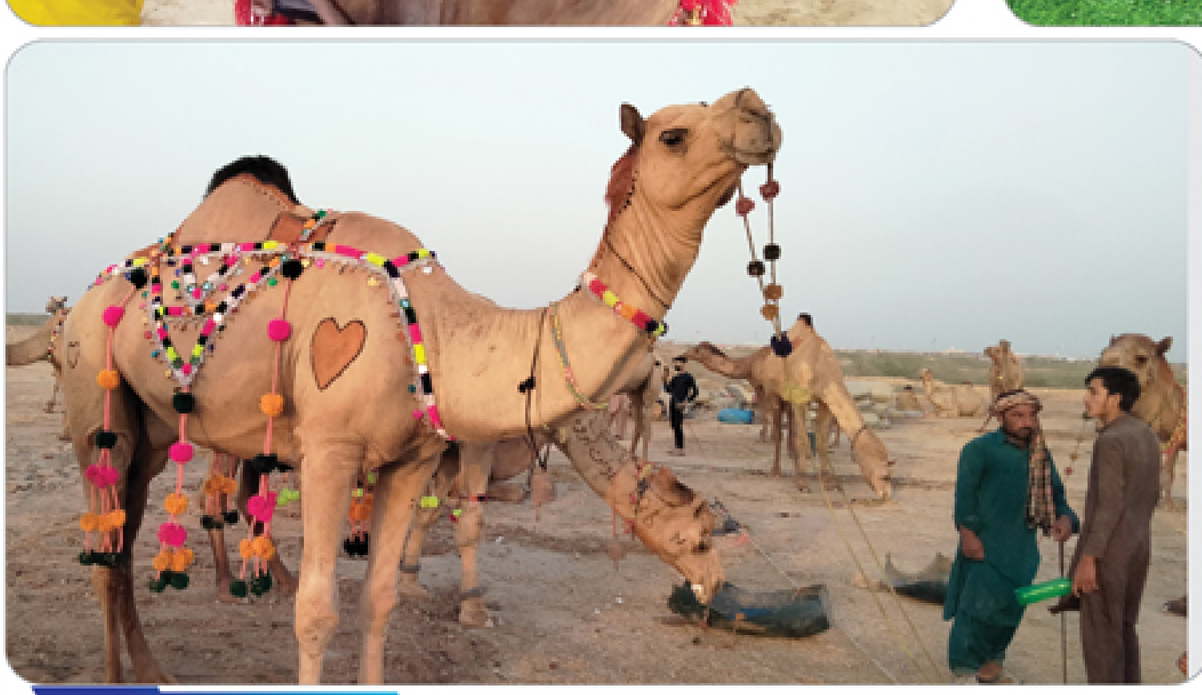

مویشی منڈی ناردرن بائی پاس کی تصویری جھلکیاں

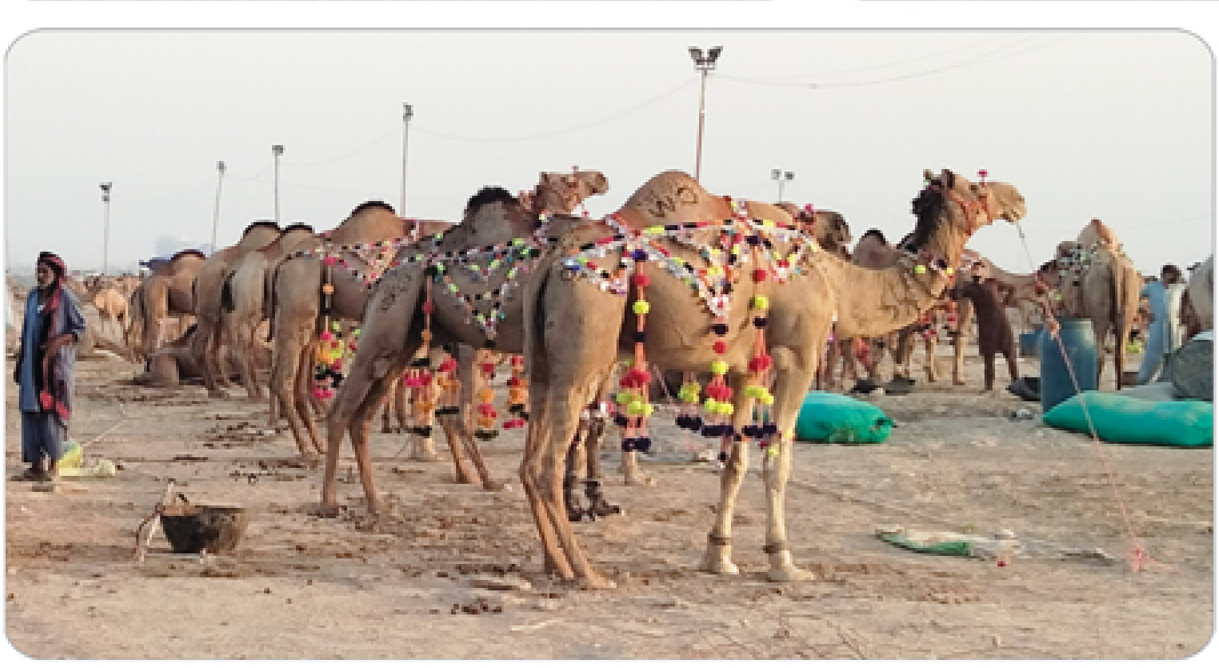

ملک میں سستی ہاؤسنگ اسکیم متعارف کرانے پر غور

حکومت کا کم آمدنی والوں کے لیے سبسڈائزڈ ہاؤسنگ اسکیم اور درمیانی آمدنی والوں کے لیے مارگیج کی سہولت متعارف کرانے کا منصوبہ

منتخب شہریوں کو 50 فیصد سبسڈی پر فنڈز کی فراہمی اور انہیں آزادانہ طور پر 3 سے 5 مرلے کے مکانات تعمیر کرنے کی پیشکش کی جائیگی

پبلک سیکٹر میں ہاؤسنگ یونٹس تعمیر کرنے کے امکان پر غور، رہائشی یونٹس کو 50 فیصد سبسڈی کے ساتھ فنانسنگ پر عوام کے حوالے کیا جائیگا

وفاقی وزیر منصوبہ بندی احسن اقبال کی زیر صدارت اجلاس میں سستی رہائش کے لیے مالی امداد کے منصوبوں پر بحث، چیلنجز کے حل پر غور

کنزیومرواچ رپورٹ

حکومت کم آمدنی والے طبقے کے لیے سبسڈائزڈ ہاؤسنگ اسکیم اور درمیانی آمدنی والے طبقے کے لیے مارگیج کی سہولت متعارف کرانے کے منصوبے کو حتمی شکل دے رہی ہے، جس میں کمرشل بینکوں کو شامل کرکے 2 لاکھ سستے ہاؤسنگ یونٹس کے ساتھ اس منصوبے کا آغاز کیا جائے گا۔ میڈیا رپورٹ کے مطابق وزیراعظم شہباز شریف نے امید ظاہر کی ہے کہ وہ ہاؤسنگ اور تعمیرات کے شعبے کو بحال کرنے کے لیے اسکیم کا باقاعدہ اعلان کریں گے، ہاؤسنگ اور تعمیرات کی 72 متعلقہ صنعتیں مشکلات سے گزر رہی ہیں۔ ذرائع کے مطابق حکومت ابتدائی طور پر 50 فیصد سبسڈی کے ساتھ عوامی شعبے میں ہاؤسنگ اسکیم کی تعمیر کے بعد تقریباً 2 لاکھ سستے 3 سے 5 مرلہ رہائشی یونٹس فراہم کرے گی، اور اسے بتدریج توسیع دی جائے گی، اس حوالے سے ایک ڈرافٹ منصوبہ اسٹیٹ بینک آف پاکستان (ایس بی پی) اور بینکوں کے ساتھ شیئر کیا گیا ہے۔ وفاقی وزیر منصوبہ بندی احسن اقبال کی زیرصدارت اجلاس میں سستی رہائش کے لیے مالی امداد کے منصوبوں پر بحث کی گئی۔ اجلاس میں طویل المدتی رہائشی مالی امداد کے چیلنجز کے حل پر غور کیا گیا، اور پاکستان میں کم قیمت رہائش کے لیے ممکنہ پالیسی ماڈلز کا جائزہ لیا گیا، اس اجلاس میں اسٹیٹ بینک کے

گورنر جمیل احمد، نجی اور سرکاری شعبوں کے بینکوں کے چیف ایگزیکٹو آفیسرز، اور پاکستان مارگیج ری فنانس کمپنی (پی ایم آر سی) کے نمائندے بھی موجود تھے۔ گورنر اسٹیٹ بینک اور کمرشل بینکوں کے سی ای اوز نے اپنی رائے دینے کے لیے ایک ہفتے کا وقت مانگا، اس مرحلے پر حکومت نے 2 آپشنز پر غور کیا، سب سے پہلے منتخب شہریوں کو 50 فیصد سبسڈی پر فنڈز کی فراہمی اور انہیں آزادانہ طور پر 3 سے 5 مرلے کے مکانات تعمیر کرنے کی پیشکش، دوسرا حکومت کے پبلک سیکٹر میں ہاؤسنگ یونٹس تعمیر کرنے کے امکان پر غور اور رہائشی یونٹس کو 50 فیصد سبسڈی کے ساتھ فنانسنگ پر عوام کے حوالے کرسکتی ہے، اس حوالے سے اسٹیک ہولڈرز اگلے ہفتے دوبارہ ملاقات کریں گے۔ اجلاس میں کہا گیا کہ پاکستان کو اس وقت مکانات کی شدید قلت اور سستے مکانات کے لیے 'متضاد صورتحال' کا سامنا ہے۔ موجودہ قلت کا تخمینہ ایک کروڑ 20 لاکھ یونٹس لگایا گیا تھا، جب کہ اضافی سالانہ طلب تقریباً 7 لاکھ یونٹس ہے، اس کے برعکس سالانہ فراہمی صرف ڈھائی لاکھ یونٹس ہے، اس کا مطلب ہے کہ تقریباً ساڑھے 4 لاکھ رہائشی یونٹس کا سالانہ فرق ہے۔ اس میں کم آمدنی والے گروپ میں تقریباً 65 فیصد (تقریباً 2 لاکھ 92 ہزار) بھی شامل ہے، اس کے بعد کم متوسط آمدنی والے گروپ میں 25 فیصد یا ایک لاکھ 12 ہزار 500 گھر سالانہ اور باقی 10 فیصد یا 45 ہزار یونٹس اپر مڈل کلاس کے لیے کمی بھی شامل ہے۔ معاشی مشکلات، مالی وسائل تک محدود رسائی، مارگیج فنانس کی کمی جیسے عناصر کی وجہ سے اسے متضاد سمجھا گیا، 30 سال سے کم عمر کے 64 فیصد نوجوانوں کی طلب کے پہلو کو بھی چیلنجز کے طور پر دیکھا گیا۔ دوسری جانب زمین اور تعمیراتی میٹریل کی قیمت بہت زیادہ ہے، خطرات زیادہ ہیں، اور منافع کی حدود کم ہیں، ضوابط کی رکاوٹیں اور رسد کے پہلو پر سود اور ٹیکس کی شرحیں بھی زیادہ دیکھی گئیں۔ شرکا نے سنگاپور، جنوبی افریقہ، ترکیہ، بنگلہ دیش، برازیل اور بھارت جیسے ممالک سے بین الاقوامی بہترین طریقوں اور مارگیج کے ماڈلز کا جائزہ لیا، انہوں نے پاکستان کے سماجی و معاشی منظرنامے کے مطابق ایک عملی اور پائیدار ہاؤسنگ فنانس فریم ورک کے ڈیزائن پر گفتگو کی۔ وفاقی وزیر احسن اقبال نے کہا کہ طویل المدتی رہائش کی مالی معاونت کی عدم دستیابی ملک میں سستی رہائش کی فراہمی میں سب سے بڑی رکاوٹوں میں سے ایک ہے۔ انہوں نے مالی سال 18-2017 میں نمایاں ترقی کا ذکر کیا، جو بدقسمتی سے سیاسی عدم استحکام کے سبب متاثر ہوئی، اور کہا کہ جب پالیسی میں تسلسل نہیں ہوتا تو عوام کو اس کی قیمت چکانی پڑتی ہے۔ انہوں نے نجی شعبے میں خودکار لیزنگ ماڈلز کی کامیابی کا حوالہ دیتے ہوئے سوال اٹھایا کہ ایسے ہی ایک ماڈل کو کیوں رہائش کے لیے نافذ نہیں کیا جاسکتا؟ لاکھوں لوگ ساری زندگی کرائے کے گھروں میں گزار دیتے ہیں، اپنا گھر ہونا تنخواہ دار طبقے کے لیے ایک خواب رہا ہے۔ وفاقی وزیر نے مزید کہا کہ 2 سے 3 کروڑ کا گھر ایک اوسط آمدنی والے شخص کی جانب سے ایک ساتھ ادائیگیوں سے نہیں بنایا جاسکتا۔ احسن اقبال نے خودکار لیزنگ کی طرح رہائش کے لیے مالیاتی ڈھانچے کی وکالت کی، جس کی پشت پناہی پراپرٹی مارگیج اور حکومت کی پالیسی کی حمایت حاصل ہو۔

نئے جہاں کی تلاش
ارم زہرا (وینزو، چین)

چین کی سڑکوں پر پاکستان کی فتح کا جشن

جب سورج بیجنگ کے بادلوں سے جھانکنے کی کوشش کررہا تھا میرے کمرے میں رات جاگ رہی تھی۔ میری آنکھوں کے نیچے حلقے گواہی دے رہے تھے کہ رات بھر نیند کا کوئی پیامبر میرے پاس نہیں آیا۔ موبائل کی اسکرین پر انگلی بار بار سرکتی، چینل بدلتا، خبر بدلتی، لیکن دل کی دھڑکن نہیں۔ آج موبائل میرے ہاتھوں میں کانپ رہا تھا۔ ایسا لگتا تھا جیسے اس چھوٹی سی اسکرین میں پورا پاکستان سما گیا ہو۔

جیو نیوز، اے آر وائی، سماء۔۔۔ ہر پل، ہر لمحہ، ایک نئی سرخی، ایک نیا دھچکا، ہر خبر جیسے نیا دھماکہ۔ سیالکوٹ پر ڈرون حملہ، لاہور میں ایمرجنسی نافذ، کراچی پورٹ پر میزائل حملہ، اور میرے دل میں جیسے ہر خبر ایک دھماکے کی طرح گونج رہی تھی۔ میری انگلیاں موبائل پر خبروں کو اسکرول کر رہی تھیں اور دل میں اضطراب یوں ہلچل مچا رہا تھا جیسے سرحد پار توپیں نہیں، میری روح پر گولے برس رہے ہوں۔ کبھی میں پاکستان فون کرتی۔ بہنوں سے خیریت طلب کرتی کہ سب خیریت ہے؟ لاہور میں سسرال ہے تو وہاں کے حالات جاننے کی کوشش کرتی، سیالکوٹ کے احباب سے رابطہ کرتی کہ کیا صورتحال ہے؟ میری آواز میں جو کپکپاہٹ تھی، وہ بیجنگ کی سردی کی نہیں پاکستان کے آسمان پر منڈلاتی گن گرج کی تھی۔

ایک لمحہ تھا، ایک اسکرین اور ساری دنیا جیسے اُس میں قید ہوگئی تھی اور میں بیجنگ میں بیٹھی ہوئی، وہ لڑکی، جو نہ سپاہی ہے، نہ سیاستدان صرف ایک پاکستانی بیٹی ہے۔

جس کا دل اس وقت پاکستان کے آسمان پر اُڑتے ہر سائے سے زخمی ہو رہا تھا۔ اپنے وطن سے ہزاروں میل دور جو گھر بیٹھ کر الفاظ سے تاریخ کا پہرہ دے رہی ہے مگر ان خبروں کے بیچ کہیں میرا دل تھا بے چین، پریشان اور تنہا۔ ایک جنگ کا خدشہ، ایک دشمن کی سازش، اور ایک وطن جو ہمیشہ ہماری محبتوں کی ضد میں قربانی کا کفن اوڑھ لیتا ہے۔ میرے دل میں وہی دھڑکن جاگ اٹھی، جو کبھی کراچی کے مزار قائد پر قومی پرچم تھامے نعرے لگاتے ہوئے ہوتی تھی۔

اسکرین پر خبریں بار بار پلٹ رہی تھیں۔ بھارت کی جھوٹی خبروں نے جیسے پاکستان کا جغرافیہ ہی مٹا دیا تھا۔ ایک خبر میں لاہور میں سمندر تھا، اور اُس پر بنا "لاہور پورٹ" دشمن کے حملے میں جل کر راکھ ہو چکا تھا۔ دوسری خبر میں کراچی کا ساحل مٹ چکا تھا۔ جہاں میرے بچپن کی یادیں تھیں، وہاں اب صرف بارود کی راکھ تھی۔ اسلام آباد میرے خیالوں کا خوبصورت شہر خبرناموں میں "تباہ شدہ دارالحکومت" بن چکا تھا۔ اور سیالکوٹ نقشے سے ایسے غائب، جیسے کبھی وجود ہی نہ رکھتا ہو۔ اور میری آنکھیں ایسی سچائی تلاش رہی تھیں جو اس وقت کہیں بھی نہیں تھی۔

میری سانسیں رکتی جا رہی تھیں کبھی میں پاکستان کال کر کے حالات کی خبریں سنتی اور کبھی انڈین میڈیا کے جھوٹے دعووں اور بے بنیاد سرخیوں کا سامنا کرتی۔ کبھی کراچی پورٹ کی تباہی کی خبر آتی، کبھی لاہور اور سیالکوٹ کے حوالے سے ڈرون حملوں کی بات کی جاتی۔

یہ سب کچھ اتنا افسوسناک تھا کہ دل دہل رہا تھا اور ہر نئی سرخی جیسے امید کا دامن چھین لیتی تھی۔ یہ صرف جنگ نہ تھی، بلکہ خبر اور جھوٹ کے بیچ لٹکتی وہ سچائی تھی جس کا بوجھ صرف دور بیٹھا ایک محب وطن دل ہی محسوس کر سکتا ہے۔ تب ہی ایک اور خبر نے چونکا دیا لیکن یہ سرخی خوف سے نہیں، امید سے بھری ہوئی تھی۔

چین نے پاکستان کی مکمل حمایت کا اعلان کر دیا، دفاعی ٹیکنالوجی، سیٹلائٹ سسٹمز، اور عسکری مدد فوراً فراہم کی جائے گی۔

چین، وہی ملک جہاں میں بیٹھی تھی۔ جس کی زبان مجھے ابھی مکمل نہیں آتی مگر جس کے لہجے میں اُس دن میرے لیے دوستی، پناہ اور ایک وعدہ تھا جیسے دور کہیں بارود کی گھن گرج میں ایک دوستی کی صدا نے مجھ تک راہ بنالی ہو۔ چینی وزارت خارجہ کا اعلان آیا۔ سادہ، مضبوط اور دوستی سے لبریز پاکستان ہمارا اسٹریٹیجک اتحادی ہے۔ ہم اس کے دفاعی حق کی مکمل حمایت کرتے ہیں۔ اگر پاکستان پر حملہ ہوا تو اسے چین پر حملہ تصور کیا جائے گا۔

یہ صرف الفاظ نہ تھے یہ ایک پیغام تھا، جو بھارت سے زیادہ دنیا کو سنانا تھا۔

چین نے نہ صرف پاکستان کو جدید میزائل سسٹم، ڈرون جیمرز اور سیٹلائٹ ڈیٹا فراہم کیا، بلکہ چین کے ماہر انجینئرز نے براہ راست پاکستان کے کمانڈ سینٹرز میں آن لائن سپورٹ بھی فراہم کی۔

JD-2 ہائپرسونک میزائل، جو حالیہ برسوں میں چین نے ڈیولپ کیا۔

پاکستان کے حوالے کیے گئے تاکہ کسی بھی بھارتی جارحیت کا فوری اور فیصلہ کن جواب دیا جا سکے۔

چین کی اے آئی ٹیکنالوجی نے پاکستانی ریڈار سسٹمز کو تقویت دی جس کی بدولت دشمن کی نقل و حرکت پل پل سامنے آتی بھارت نے سی پیک پر بھی حملے کی کوشش کی مگر چینی کمپنیوں نے اعلان کیا اگر ہماری تعمیراتی سائٹس پر حملہ ہوا، تو ہم صرف ٹھیکے دار نہیں، شریک محافظ بن کر کھڑے ہوں گے اور یوں گلگت سے گوادر تک، چینی اہلکار اور پاکستانی فورسز ایک ساتھ کھڑے ہو گئے۔

چین کی حمایت کی خبر نے میرے دل میں ایک انوکھا جذبہ پیدا کیا۔ ایک ایسا جذبہ جو ایک پاکستانی لڑکی کو اپنے وطن کے لیے کچھ کرنے کی ترغیب دے رہا تھا اور پھر چین کی اس پہلی صدا نے نہ صرف میری پریشانیوں کو کم کیا بلکہ دنیا کو یہ بتا دیا کہ پاکستان اکیلا نہیں ہے۔

اسی دوران سوشل میڈیا پر جیسے ہی جنگ کی بازگشت گونجی، ایک نیا محاذ کھل گیا۔ جہاں نہ بندوقیں تھیں نہ بارود، صرف الفاظ تھے، میمز تھے، اور ہیش ٹیگز جو دلوں کی گہرائیوں سے نکلے تھے۔ میں بیجنگ کی بارش میں بھیگتی کھڑکی کے پاس بیٹھی، موبائل اسکرین پر بہادری کی نئی قسم دیکھ رہی تھی۔ پاکستانی نوجوانوں نے دشمن کی جھوٹی خبروں اور پروپیگنڈے کو ایسی زبان میں جواب دیا، جو نہ صرف طنز سے لبریز تھی بلکہ مزاح سے بھرپور بھی۔ "سندور بنا تندور" ہر ٹائم لائن پر جلتا ہوا نظر آ رہا تھا، "چائے تھی شاندار۔ پارٹ "2 کی گونج پھر سے سنی جا رہی تھی، اور "پگڑی کے نیچے خالی جہاز" جیسے ہیش ٹیگز نے دنیا کو بتایا کہ ہم صرف وار ہی نہیں کرتے، وار کا مزاحیہ پوسٹ مارٹم بھی کرتے ہیں۔ "را کی راکھ"، "ٹوی پلپین آرمی"، اور "میڈیا وار کا جواب میم وار" جیسے نعرے صرف کلک نہیں تھے، یہ وہ وار تھے جو قوم کے حوصلے سے نکلے تھے۔ بیجنگ کی خاموشی میں، یہ آوازیں پاکستان کے عزم کی بازگشت تھیں۔ ایسی گونج جو سرحدوں کو بھی چیر کر دشمن کے کانوں تک پہنچی۔ جنگ کی پہلی صبح یا چین کی پہلی صدا کہہ لیجئے کہ صبح ابھی پوری طرح جاگی نہیں تھی، بیجنگ کی سڑکیں خاموش

تھیں، جیسے کسی بے نام انتظار میں ہوں اور میرے کمرے کی کھڑکی سے چھن چھن کر آتی ہلکی روشنی یوں لگ رہی تھی جیسے کسی ماں کے ہاتھوں کی لرزتی چادر ہو جو اپنے بچے کو جنگ کے شور میں سمیٹنا چاہتی ہو۔

میں نے آنکھیں ملیں اور سب سے پہلے موبائل اٹھایا وہی موبائل جواب خواب اور حقیقت کے درمیان پل کا کام دے رہا تھا۔ اسکرین پر سُرخی اب بھی لال تھی۔

پاکستان کی جوابی کارروائی بھارت کے تین ایئر بیس تباہ، دشمن پسپا

میرے لب ہولے سے لرزے، اللہ تیرا شکر

رات کے سائے ابھی مکمل چھٹے نہ تھے کہ بھارتی فوج نے ایک بار پھر سرحد پار اشتعال انگیزی کی۔ لیکن اس بار جواب پہلے سے مختلف تھا۔

پاکستانی فضائیہ کے شاہین، گرجتے ہوئے افق میں اترے۔ ان کے پیچھے ''JF-17 تھنڈر'' تھے، جواب ''چینی اپ گریڈڈ راڈار سسٹمز'' اور ''لیزر گائیڈڈ میزائلوں'' سے لیس تھے۔

پاکستان نے زمین سے ہدف کو مار گرانے والے سسٹم کا استعمال کیا، جس میں چینی ساختہ ''HQ-9B'' دفاعی میزائل سسٹم شامل تھا۔

کشمیر کی فضا میں، پاکستانی طیارے دشمن کے غرور کو توڑتے ہوئے، اس کی فضائی برتری کو مٹی میں ملا چکے تھے۔

ادھر راجھستان کے محاذ پر ''پاکستان آرمی کے کمانڈوز'' نے دشمن کے مورچوں کو گھیر لیا۔

سوشل میڈیا پر ویڈیوز آنے لگیں بھارتی ٹینک جل رہے تھے، اور ان کے سپاہی پسپائی اختیار کر رہے تھے۔

چین کی طرف سے جاری ہتھیاروں اور انٹیلیجنس شیئرنگ نے دشمن کی پوزیشنوں کو پہلے ہی آشکار کر دیا تھا۔ چین نے نہ صرف سفارتی سطح پر بھارت کو تنبیہ کی، بلکہ سیٹلائٹ کی مدد سے پاکستانی افواج کو ہر لمحے کی نگرانی میں رکھا۔

10 مئی کو جیسے ہی پاکستان کی فتح کی تصدیق ہوئی، میرے کمرے میں خوشی کا طوفان تھا، لیکن میں خاموش تھی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ یہ آنسو فتح کے تھے، دعا کے تھے، اور اُس یقین کے تھے کہ محبت اگر خالص ہو، تو خدا بھی راستے کھول دیتا ہے۔ میں نے قلم اٹھایا، اور پہلی سطر لکھی

''یہ جنگ پاکستان نے صرف ہتھیاروں سے نہیں، سچائی، وفاداری ، ایمانی قوت اور ایک مخلص دوست ''چین'' کے ساتھ مل کر جیتی ہے''

چینی اخبارات آن لائن کھولے تو حیرت نے مجھے تھام لیا۔ ہر سرخی میں پاکستان کا ذکر تھا لیکن خوف کے ساتھ نہیں، احترام کے ساتھ۔ چینی حکومت نے نہ صرف پاکستان کے مؤقف کی تائید کی، بلکہ دنیا کو پیغام دیا۔ پاکستان تنہا نہیں چین اُس کے ساتھ ہے، ہر سطح پر۔ 10 مئی بھارت جنگ ہار چکا تھا،

نیوز چینلز پر اب وہی لہجہ تھا جو صرف فتح کے بعد آتا ہے۔ پُراعتماد، سربلند، اور جوشیلہ، وطن کی محبت سے بھرپور جیسے ہر جملہ پہلے دل سے ہو کر گزر رہا ہو

پاکستان نے بھارتی فوج کی پانچ بڑی تنصیبات تباہ کر دیں، راجونیئر کی سائبر حملے کی سازش بے نقاب، سیالکوٹ کے محافظوں نے دشمن کو پسپا کر دیا۔ میرے وطن کا ہر سپاہی اُس دن ایک داستان بن چکا تھا۔

چین کی سڑکوں پر، چینی نوجوان پاکستانی پرچم اٹھائے جشن منا رہے تھے کچھ نے 'دل دل پاکستان' بجایا، کچھ نے وی چیٹ پر پاکستانی دوستوں کو فتح کی مبارکباد دی۔ بیجنگ یونیورسٹی کے باہر لگی LED اسکرین پر چینی زبان میں لکھا گیا۔

''پاکستان کی فتح ہمارے بھائی کا فخر ہمارا فخر ہے"

میں نے پڑھا، چینی طلباء، پاکستانی طلباء کے ساتھ مل کر پاکستانی پرچم اٹھائے سڑکوں پر نکلے۔ کچھ نے پاکستانی سفارتخانے کے باہر موم بتیاں جلائیں اور بینرز پر لکھا Pak-China Dosti Zindabad دل میں عجیب سا سکون اترا جیسے رات بھر کی گرج دار خاموشی کے بعد کسی دوست نے کندھے پر ہاتھ رکھا ہو، بغیر کچھ کہے، صرف موجودگی سے تسلی دی ہو

جنگ ختم ہو چکی تھی دھوئیں کی وہ لپٹ جو دل تک اتری تھی، اب چھٹنے لگی تھی لیکن ایک اور محاذ کھلا تھا طنز کا، فن کا، اور وہ بھی اُس سرزمین سے جس نے دوستی صرف ہتھیاروں سے نہیں، دل سے نبھائی تھی۔

بیجنگ کے چائنا میڈیا گروپ نے ایک گانا نشر کیا۔ پہلی بار تو میں حیرت سے فقط دیکھتی رہ گئی۔ اسکرین پر چینی نوجوان تھے رنگ برنگی پگڑیاں، سر پر کھلونا طیارے، لباس میں مزاح کا طنز، اور رقص میں وہ چال، جس نے دشمن کو جگت میں بھی شکست دے دیا۔

گانے کے بول کچھ یوں تھے۔

Ek taara, do missiles —
sab fake news ka khel,
Pakistan toh shaheen hai —
tum ho sirf rail

یہ نغمہ صرف ایک فنکارانہ ردِعمل نہ تھا۔ یہ چین کا نغمہ تھا۔ جب دوستی نے دشمنی پر رقص کیا۔ یہ تاریخ کا نیا باب تھا جہاں دوستی نے جنگ کے زخموں پر مرہم رکھا اور دشمن کی جھوٹی بڑکوں پر ہنسی کا نشتر چلا دیا۔

چین کے سوشل میڈیا پر یہ گانا ٹرینڈ کر گیا #ToyPlaneDance #PakChinaAnthem# چاہئنہ راکڈ فرانس شاکڈ اور سب سے زیادہ دل کو چھو لینے والا #ThankYouPakistan

علی ظفر اور چینی گلوکارہ ژیانگ منقی نے پاک چین دوستی اور سفارتی تعلقات کے حوالے سے جو گیت گایا تھا وہ ایک بار پھر چین میں ٹرینڈ بن گیا۔

"You Have Stolen My Heart "

چین میں پاکستان کی فتح کا جشن نہایت گرمجوشی اور محبت سے منایا گیا، جس نے دونوں ممالک کے درمیان " آہنی دوستی" کو مزید مضبوط کیا۔

چینی شہریوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارمز جیسے ویبو اور ژیاؤ ہونگشو پر پاکستان کی حمایت میں پوسٹس اور ویڈیوز شیئر کیں۔ ان پوسٹس میں پاکستانی پرچموں، "پاکستان زندہ باد" کے نعروں، اور پاک چین دوستی کے جذباتی اظہار شامل تھے۔ کئی چینی صارفین نے پاکستانی فوج کی بہادری کو سراہتے ہوئے "پاک فوج زندہ باد" جیسے ہیش ٹیگز استعمال کیے۔

بیجنگ اور دیگر شہروں میں پاکستانی کمیونٹی اور چینی دوستوں نے مشترکہ تقریبات منعقد کیں، جن میں موم بتیاں روشن کی گئیں، قومی ترانے گائے گئے، اور دونوں ممالک کی دوستی کا جشن منایا گیا۔ ان تقریبات کی ویڈیوز سوشل میڈیا پر وائرل ہوئیں، جن میں چینی شہریوں کو "پاک چین دوستی زندہ باد" کے نعرے لگاتے دیکھا جا سکتا ہے۔

چینی حکومت نے بھی پاکستان کی حمایت کا اعادہ کیا۔ چینی وزیر خارجہ وانگ یی نے پاکستانی ہم منصب اسحاق ڈار سے گفتگو میں پاکستان کی خودمختاری اور علاقائی سالمیت کی حمایت کا یقین دلایا۔ انہوں نے پاکستان کے تحمل اور ذمہ دارانہ رویے کی تعریف کی اور کہا کہ چین ہر حال میں پاکستان کے ساتھ کھڑا ہے۔

مجھے بیجنگ کی ان گلیوں میں وہ بچے یاد آئے جو دو دن پہلے پاکستانی جھنڈے کے رنگوں سے بنے غبارے اڑا رہے تھے۔ اب وہی بچے اُسی نغمے پر ناچ رہے تھے چینی زبان میں، لیکن اُن کے دل پاکستان کی محبت سے معمور تھے۔

ایک لڑکا، جسے میں صرف ''لیو'' کے نام سے جانتی ہوں، اس کی پروفائل پر تحریر تھا

Pakistan Zindabad! Iron Brothers Forever!

میرے ہونٹ بے اختیار مسکرائے، اور آنکھوں میں ایک ان دیکھی نمی تیر گئی۔

بیجنگ کے مرکزی چوک پر پاکستانی کمیونٹی کے ساتھ چینی نوجوانوں نے موم بتیاں روشن کیں۔ وہ لمحہ گویا روشنیوں میں لپٹا ایک خاموش پیغام تھا دوستی، وفاداری اور امن کا۔ چینی لڑکیاں پاکستانی قومی ترانہ گنگنا رہی تھیں، اور بینرز پر جلی حروف میں لکھا تھا۔ پاک چین دوستی زندہ باد۔

میرے دل نے پہلی بار محسوس کیا کہ دوستی اگر دلوں سے نکلے تو زبان اور نسل کی قید نہیں مانتی۔

بیجنگ کی گلیوں میں بہار آ چکی تھی درختوں کی شاخوں پر زندگی جھوم رہی تھی اور فضا میں چائے کی بھاپ میں ملی ہوئی امن کی مہک تیر رہی تھی۔ میں چائے کا کپ تھامے کھڑکی کے پاس بیٹھی تھی دور کہیں پاکستان کا جھنڈا ہوا سے باتیں کر رہا تھا اور ایک بچہ زور زور سے بول رہا تھا

wo bhai hai jo humesha madad karta hai "

میری آنکھوں میں ایک مسکراہٹ سی پھیل گئی۔ میں نے تصور کیا اگر کراچی میں ابھی فجر کی اذان ہو رہی ہے تو شاید وہی اذان میرے دل کے اندر بھی گونج رہی ہے۔

فاصلے اب فقط جغرافیہ تھے۔ محبت نے انہیں مٹا دیا تھا۔ کبھی سوچا نہ تھا کہ ایک دن ایسا بھی آئے گا جب جنگ جیتنے کے بعد میں گولہ بارود نہیں، بلکہ بینرز، موم بتیاں، اور پگڑی والے طنزیہ گیت یاد رکھوں گی۔ کبھی سوچا نہ تھا کہ بیجنگ کے کسی کوچے میں، کوئی اجنبی، صرف ایک جملہ کہہ کر مجھے اپنا بنا لے گا

ہمیں تمہاری جیت پر فخر ہے اور شاید یہی وہ لمحہ تھا جب چین اور پاکستان کے بیچ کا فاصلہ ایک لفظ میں سمٹ گیا اور وہ لفظ تھا دوستی۔ اور اس لمحے مجھے یوں لگا جیسے تاریخ نے اپنے اوراق پر ایک نیا باب رقم کر دیا ہو۔ ایسا باب، جہاں گولیوں کی گونج کو دوستی کی نرمی نے خاموش کر دیا۔ جہاں سرحدیں صرف نقشے پر تھیں، دلوں میں نہیں اور میں، ایک عام سی لڑکی، ہزاروں میل دور بیٹھی یہ سوچ رہی تھی کہ شاید اصل فتح توپ وتفنگ سے نہیں احساس، رشتے اور سچے جذبوں سے حاصل ہوتی ہے۔ یہ صرف جنگ کا اختتام نہیں تھا بلکہ ایک پائیدار رشتہ، ایک گہری محبت کا نیا آغاز تھا۔ پاک چین دوستی، جو ہمیشہ سے ہمارے دلوں میں تھی، اب صرف نعرہ نہیں بلکہ ایک حقیقت بن چکی تھی جو وقت اور حالات کے امتحان میں مزید مضبوط ہوئی تھی۔

جہانِ امریکا
حمیرا گل تشنہ

”کنیکٹی کٹ کا وکڈ ٹیولپس فارم محبت، خوشبو اور رنگوں کا حسین سنگم“

کنیکٹی کٹ (Connecticut) ریاستِ امریکا کے خوبصورت موسمِ بہار میں جب فطرت اپنے پورے رنگ بکھیرتی ہے، تو وکڈ ٹیولپس (Tulips Wicked) کا فارم سیاحوں اور مقامی لوگوں کے لیے ایک دلکش مقام بن جاتا ہے۔ یہ جگہ ہزاروں رنگ برنگے ٹیولپس کے پھولوں سے بھی ہوتی ہے، جو دیکھنے والوں کو حیرت اور مسرت سے بھر دیتی ہے۔ اور اسی فطرت کے خوبصورت جلوے کو دیکھنے ہم بھی اپنے میاں جی کو لے کر پہنچے۔

پہلے تو یہ جاننا ضروری ہے کہ وکڈ ٹیولپس کیا ہے؟ وکڈ ٹیولپس دراصل ایک یو-پک (Pick-U) ٹیولپس فارم ہے، جہاں زائرین خود اپنے ہاتھوں سے ٹیولپس توڑ سکتے ہیں۔ یہ فارم رہوڈ آئی لینڈ (Rhode Island) اور کنیکٹی کٹ (Connecticut) دونوں جگہوں پر واقع ہے۔ کنیکٹی کٹ کا فارم خاص طور پر پرسٹن (Preston) شہر میں واقع ہے اور یہ اپریل سے مئی تک کھلا رہتا ہے۔

وکڈ ٹیولپس کی بنیاد جوآن اور الیکزینڈر "سینڈر" پیٹرسن نے رکھی، جو اصل میں نیدرلینڈز سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہوں نے 2016 میں رہوڈ آئی لینڈ میں پہلا فارم کھولا، جو کامیابی کے بعد کنیکٹی کٹ تک پھیل گیا۔ یہ فارم نہ صرف ٹیولپس کی کاشت کرتا ہے بلکہ لوگوں کو فطرت کے قریب لانے کا ایک خوبصورت ذریعہ بھی ہے۔

یہاں پہنچ کر اندازہ ہوا کہ وکڈ ٹیولپس فارم پر 80 سے زائد اقسام کے ٹیولپس اگائے جاتے ہیں، جن میں سے کچھ مشہور اقسام یہ ہیں:

1. سنگل ارلی ٹیولپس: یہ پہلے کھلتے ہیں اور روشن رنگوں کے حامل ہوتے ہیں۔
2. ڈبل لیٹ ٹیولپس: گھنے پنکھڑیوں والے، جو گلاب جیسے دکھائی دیتے ہیں۔
3. فرنگیڈ ٹیولپس: جن کے کنارے دندانے دار ہوتے ہیں۔
4. پیرٹ ٹیولپس: جن میں رنگوں کا انوکھا امتزاج ہوتا ہے۔

ہر سال نئی اقسام متعارف کرائی جاتی ہیں، جو زائرین کے لیے ایک نیا تجربہ پیش کرتی ہیں۔

وکڈ ٹیولپس کنیکٹی کٹ صرف پھول توڑنے تک محدود نہیں، بلکہ یہاں کئی دلچسپ سرگرمیاں دستیاب ہیں:

1. پھول توڑنے کے لیے زائرین کو ایک مخصوص ٹوکری دی جاتی ہے، جس میں وہ اپنے پسندیدہ ٹیولپس جمع کر سکتے ہیں۔ ہر پھول کی قیمت الگ ہوتی ہے، اس لیے بجٹ کے مطابق انتخاب کیا جا سکتا ہے۔

ہر پھول کی اپنی قسمت ہے
سب اپنی قیمت پاتے ہیں

2. تصویری سیشنز کے لیے یہ جگہ بہترین ہے۔ یہ فارم انسٹاگرام اور فیس بک اور پرسنل البم کے لیے لوگ باقاعدہ فوٹوگرافرز اور اپنی فیملی کے ساتھ آتے اور تصاویر کھنچواتے ہیں۔ رنگین پھولوں کے درمیان کھینچی گئی تصاویر ایک حسین یادگار بن جاتی ہیں۔ کئی لوگ ہمارے سامنے اپنی فیملی کے ساتھ تصاویر سیشن کروا رہے تھے۔

3. خاندانی تفریح اور بچوں کے لیے یہ جگہ بہترین ہے، جہاں وہ کھلی فضا میں پھولوں کے بارے میں سیکھ سکتے ہیں۔ کچھ فارمز پر "پکنک زون" بھی ہوتے ہیں۔ ہم نے واضح محسوس کیا وہاں مختلف مقامات پر بینچ رکھی گئی تھیں اور جھولے بھی رکھے تھے جہاں لوگ بیٹھ کر جسمانی ہی نہیں بلکہ ذہنی تھکان بھی دور کر رہے تھے۔

4. یہاں پر اکثر خصوصی ایونٹس بھی کرائے جاتے ہیں۔ وکڈ ٹیولپس کبھی کبھار "یوگا سیشنز، پینٹنگ ورکشاپس، اور شادی کی تقریبات جیسے خصوصی پروگرامز بھی منعقد کرتا ہے۔

ایک اہم بات تو یاد رکھنے کی ہے وہ یہ ہے کہ وکڈ ٹیولپس کنیکٹی کٹ جانے کا بہترین وقت اپریل کے آخر سے مئی کے وسط تک کا ہے۔ موسم کے لحاظ سے یہ مدت بدل سکتی ہے اس لیے اس کو آن لائن دیکھتے رہنا چاہیے۔

یہاں پر ٹکٹ کی خریداری صرف آن لائن ہی کی جاتی ہے تاکہ زیادہ بھیڑ کو کنٹرول میں رکھا جا سکے۔ اور ایک وقت میں محدود لوگ ہی فارم میں داخل ہو سکیں۔

یہاں جانے کے لیے آرام دہ جوتے، اسنیکر، جوگرز وغیرہ کا استعمال بہترین ہے۔ کیونکہ کھیت میں چلنا پڑتا ہے اور ایسے میں کوئی کیڑا بھی کاٹ سکتا ہے اس لیے پہلے سے بنائے گئے مخصوص راستوں پر چلنے کی خصوصی ہدایت ہوتی ہے اور جانوروں کا داخلہ منع ہوتا ہے۔

ہم نے بھی فارم سے کم و بیش 25 مختلف اقسام و رنگ کے پھولوں کا انتخاب کیا۔ پھول چننے کے بعد وہاں پر موجود ٹینٹ میں پہنچ کر ہم نے خود ہی اپنے پھولوں کو ریپ کیا، گلدستے کی شکل دی۔ بہت سے لوگ جو ریپ نہیں کرنا جانتے یا چاہتے وہ لوگ وہیں سے پیسے دے کر ریپ کروا لیتے ہیں۔ ہم کو لیکن شوق ہے اس لیے ہم نے خود ہی گلدستہ تیار کیا اور خوشگوار دن و پھولوں کے ساتھ گھر کی راہ لی۔

وکڈ ٹیولپس کنیکٹی کٹ صرف ایک پھولوں کا فارم نہیں، بلکہ یہ فطرت کے ساتھ جڑنے، خوبصورت لمحات کو کیمرے میں قید کرنے خاندان اور اپنے پیاروں کے ساتھ یادگار وقت گزارنے کا ایک بہترین موقع ہے۔ اگر آپ موسمِ بہار میں کنیکٹی کٹ جائیں تو اس رنگین اور خوبصورت جگہ کو اپنی فہرست میں ضرور شامل کریں۔

کینیڈا: تاریخ، معیشت اور مستقبل کا جائزہ

کینیڈا کے نام کی ابتدا ''کاناٹا'' سے ہوئی جو مقامی ہرون، ایروکوئین زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ''گاؤں'' یا ''آبادی'' ہے، 1867 میں برطانوی شمالی امریکہ ایکٹ کے تحت کینیڈا کی ڈومینین وجود میں آئی

عکسِ خیال

ڈاکٹر بشارت ریحان (کینیڈا)

کینیڈا کا قیام اور ابتدائی تاریخ

کینیڈا شمالی امریکہ کا ایک وسیع و عریض ملک ہے جس کا موجودہ وجود صدیوں کے تاریخی ارتقاء کا نتیجہ ہے۔ کینیڈا کے نام کی ابتدا ''کاناٹا'' سے ہوئی جو مقامی ہرون-ایروکوئین زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ''گاؤں'' یا ''آبادی'' ہے۔ 1535ء میں جب فرانسیسی مہم جو جیکوئس کارٹیئر موجودہ کیوبیک سٹی کے علاقے میں پہنچا، تو مقامی لوگوں نے اسے یہ لفظ سنا کر اپنی بستیوں سے متعارف کرایا۔

کینیڈا کی تاریخ درحقیقت اس سے کہیں پرانی ہے۔ آثار قدیمہ کے شواہد بتاتے ہیں کہ شمالی علاقے یوکون میں انسانی موجودگی 26,000 سال پہلے سے ہے جبکہ جنوبی علاقے اونٹاریو میں 9,500 سال پرانے انسانی آثار ملے ہیں۔ یورپیوں کی آمد سے پہلے یہ خطہ مقامی قبائل جیسے کہ فرسٹ نیشنز، انوئٹ اور میٹس لوگوں کا مسکن تھا۔

یورپیوں میں سب سے پہلے وائکنگز نے تقریباً 1000 عیسوی میں نیوفاؤنڈ لینڈ کے علاقے میں آباد ہونے کی کوشش کی۔ اس کے بعد 1497 میں جان کابوت اور 1534 میں جیکوئس کارٹیئر جیسے یورپی مہم جوؤں نے اس خطے کی دریافت کی۔ پہلی مستقل یورپی آبادکاری فرانسیسیوں نے 1605 میں پورٹ رائل اور 1608 میں کیوبیک سٹی میں قائم کی۔

نوآبادیاتی دور اور کینیڈا کا قیام

17 ویں اور 18 ویں صدی میں فرانسیسی اور برطانوی نوآبادیاتی طاقتوں کے درمیان اس خطے پر کنٹرول کے لیے شدید کشمکش رہی۔ 1763 کے معاہدہ پیرس کے بعد فرانس نے شمالی امریکہ میں اپنے بیشتر علاقے برطانیہ کے حوالے کر دیے۔

1867 میں برطانوی شمالی امریکہ ایکٹ کے تحت کینیڈا کی ڈومینین وجود میں آئی جس میں ابتدائی طور پر چار صوبے شامل تھے: اونٹاریو، کیوبیک، نیو برنزویک اور نووا اسکوشیا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ دیگر صوبے اور علاقے بھی کینیڈا میں شامل ہوتے گئے۔ 1982 تک کینیڈا نے برطانیہ سے مرحلہ وار سیاسی آزادی حاصل کر لی۔

کینیڈا کا جغرافیائی ارتقاء اور سمندروں سے تعلق

سائنسی شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ کروڑوں سال پہلے، جب براعظم اپنی موجودہ پوزیشن پر نہیں تھے، کینیڈا کا بیشتر حصہ درحقیقت سمندر کے نیچے تھا۔ ارضیاتی ریکارڈ سے معلوم ہوتا ہے کہ کینیڈا کے کئی حصے قدیم سمندروں کی تہہ میں تھے جنہوں نے وقت کے ساتھ ارضیاتی عمل کے تحت ابھر کر موجودہ شکل اختیار کی۔

خاص طور پر کینیڈا کے وسطی اور مشرقی حصوں میں پائے جانے والے فوسلز اور چٹانیں اس بات کی گواہی دیتی ہیں کہ یہ علاقے کبھی گہرے سمندروں کے نیچے تھے۔ ارضیاتی پلیٹوں کی حرکت کے نتیجے میں یہ علاقے ابھر کر سطح زمین پر آئے اور بعد میں گلیشیروں کے عمل سے گذر کر موجودہ شکل میں ڈھل گئے۔

کینیڈا کی ابتدائی معیشت

کینیڈا کی ابتدائی معیشت کا انحصار بنیادی طور پر قدرتی وسائل اور تجارت پر تھا۔ نوآبادیاتی دور میں فرانسیسی اور برطانوی تاجروں نے یہاں کی معیشت کو دو اہم ستونوں پر استوار کیا:

1. فر کی تجارت: یہ کینیڈا کی ابتدائی معیشت کا سب سے اہم حصہ تھی۔ یورپی تاجر مقامی لوگوں سے لومڑی اور دیگر جانوروں کی کھالیں حاصل کرتے تھے جو یورپ میں بہت قیمتی تھیں۔
2. ماہی گیری: خصوصاً نیوفاؤنڈ لینڈ کے ساحل پر کوڈ مچھلی کی صنعت نے یورپی ممالک کو بڑی مقدار میں خوراک فراہم کی۔
3. لکڑی کی صنعت: کینیڈا کے وسیع جنگلات سے حاصل ہونے والی لکڑی برطانوی بحریہ کے جہازوں کی تعمیر میں استعمال ہوتی تھی۔
4. زراعت: دریائے سینٹ لارنس کے زرخیز میدانوں میں فرانسیسی آبادکاروں نے گندم اور دیگر فصلیں اگائیں۔

19 ویں صدی میں کینیڈا کی معیشت میں صنعتی انقلاب کے اثرات ظاہر ہونے لگے۔ ریلوے کی تعمیر نے ملک کے مشرق و مغرب کو جوڑا اور تجارت کو فروغ دیا۔ دریائے سینٹ لارنس سمندری راستہ اور گریٹ لیکس کا نظام تجارتی نقل و حمل کے لیے اہم بن گیا۔

20 ویں صدی میں کینیڈا کی معیشت

20 ویں صدی میں کینیڈا کی معیشت نے تیزی سے ترقی کی اور یہ ملک صنعتی قوت بن کر ابھرا:

1. قدرتی وسائل: کینیڈا نے اپنے وسیع معدنی ذخائر، تیل، گیس اور جنگلات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے عالمی منڈیوں میں اپنی جگہ بنائی۔
2. صنعتی ترقی: خصوصاً دوسری عالمی جنگ کے دوران کینیڈا کی صنعتی صلاحیتوں میں زبردست اضافہ ہوا۔
3. بین الاقوامی تجارت: ریاستہائے متحدہ کے ساتھ گہرے تجارتی تعلقات نے کینیڈا کی معیشت کو مستحکم بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔
4. خدمات کا شعبہ: 20 ویں صدی کے دوسرے نصف میں مالیاتی خدمات، تعلیم اور صحت کے شعبوں میں نمایاں ترقی ہوئی۔

موجودہ کینیڈا: معیشت اور سماجی ڈھانچہ

آج کینیڈا دنیا کی دس بڑی معیشتوں میں سے ایک ہے اور اس کی کئی خصوصیات ہیں۔

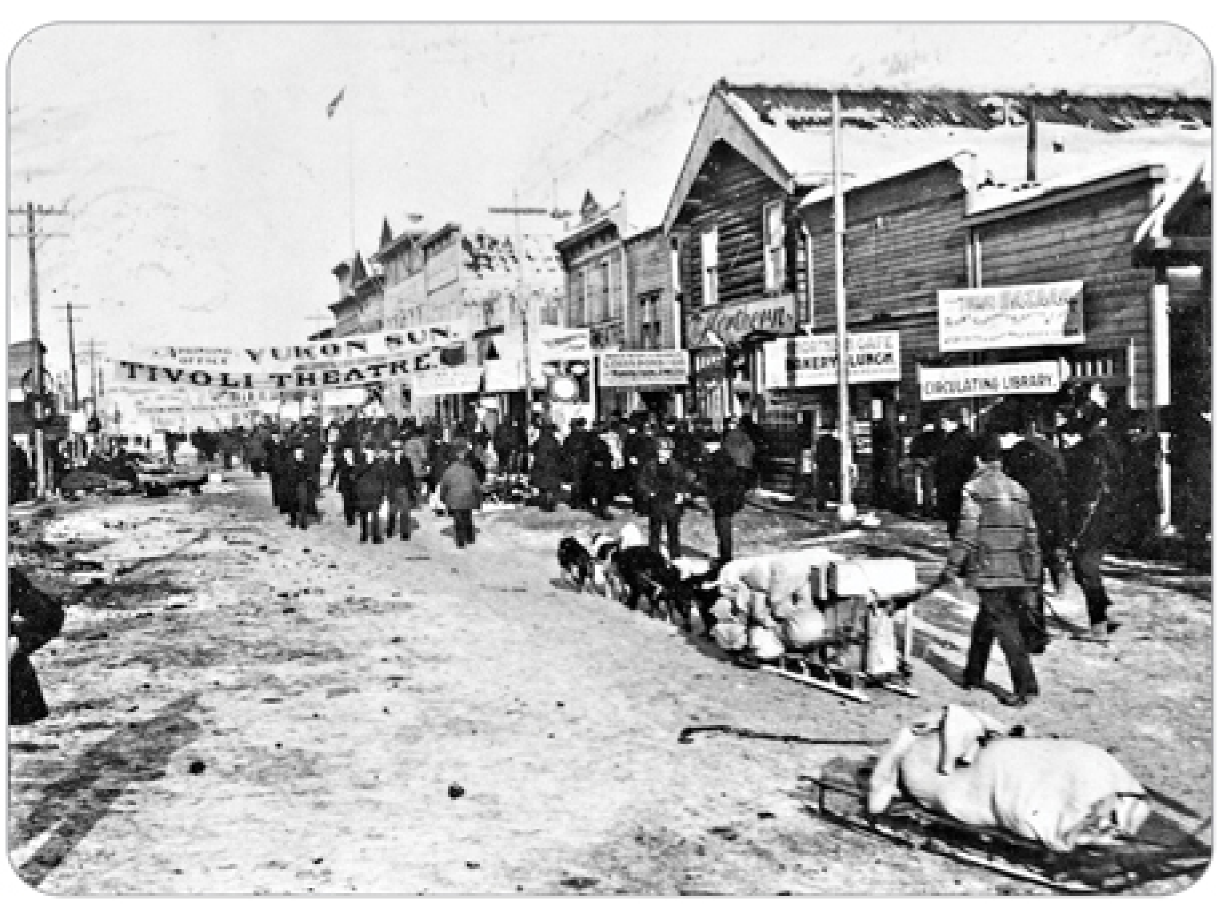

کنزیومرواچ رپورٹ

حالیہ دنوں میں بین الاقوامی مالیاتی ادارے (آئی ایم ایف) کی جانب سے پاکستان کے لیے

ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر 13.9 ارب ڈالر تک پہنچنے کی امید ہے۔ یہ تمام شرائط ظاہر کرتی ہیں

بھارت کے ان جھوٹے دعوؤں کو مسترد کر چکے ہیں۔ بھارتی حکومت نے آئی ایم ایف پر دباؤ ڈالنے

30 اپریل کو رپورٹ کیا گیا تھا کہ آئی ایم ایف کا ایگزیکٹو

کروڑ ڈالر تک پہنچ گیا ہے۔

پاکستان کی اس کامیابی سے عالمی سطح پر یہ پیغام گیا ہے کہ ملک نہ صرف اپنی مالیاتی اصلاحات پر سنجیدگی سے عمل کر رہا ہے بلکہ اپنی معیشت کو بین الاقوامی معیار کے مطابق استوار کرنے کے لیے پرعزم ہے۔ آئی ایم ایف جیسے معتبر ادارے کی حمایت سے پاکستان کو اپنی معیشت کو مضبوط کرنے، سرمایہ کاری بڑھانے اور عالمی مالیاتی منڈیوں میں اپنا اعتماد بحال کرنے میں مدد ملے گی۔

دوسری جانب بھارت کو ایک بار پھر عالمی سطح پر شرمندگی کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ اس کی جانب سے

بھارت کو بڑی شکست: آئی ایم ایف نے پاکستان کو قسط جاری کردی

قسط کی منظوری نے پاکستان کی معیشت کے لیے نئی امیدوں کے دروازے کھول دیے بھارت کے منفی عزائم ایک بار پھر ناکامی سے دوچار

بھارت دنیا کی توجہ پاکستان کی کامیابیوں سے ہٹانے کی کوشش کر رہا تھا، بین الاقوامی ادارے نے بھارت کے جھوٹے دعوؤں کو مسترد کر دیا

بھارتی حکومت نے آئی ایم ایف پر دباؤ ڈالنے کی کوشش کی تھی کہ وہ پاکستان کو دی جانے والی مالی امداد کا دوبارہ جائزہ لے، میڈیا رپورٹ

پاکستان نے معاشی اصلاحات پر عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے اور اپنے مقررہ اہداف کو حاصل کرنے میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے

ایک ارب ڈالر کی قسط کی منظوری نے نا صرف پاکستان کی معیشت کے لیے نئی امیدوں کے دروازے کھول دیے ہیں بلکہ بھارت کے منفی عزائم کو بھی ایک اور بڑی شکست دی ہے۔ میڈیا رپورٹ کے مطابق آئی ایم ایف ایگزیکٹو بورڈ نے پاکستان کے لیے 2.4 ارب ڈالر کے امدادی پیکج کی منظوری دے دی ہے، جس میں سے ایک ارب ڈالر کی فوری قسط شامل ہے۔

آئی ایم ایف کی جانب سے جاری اعلامیہ میں کہا گیا کہ پاکستان نے معاشی اصلاحات پر عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے اور اپنے مقررہ اہداف کو حاصل کرنے میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ اعلامیہ میں مزید کہا گیا کہ موجودہ قرض پروگرام میں مجموعی طور پر پاکستان کے لیے 7 ارب ڈالر مختص کیے گئے ہیں، جن میں سے اب تک 2.1 ارب ڈالر جاری کیے جا چکے ہیں۔ علاوہ ازیں، پاکستان کو موسمیاتی تبدیلیوں سے نمٹنے کے لیے اضافی 1.4 ارب ڈالر بھی فراہم کیے جائیں گے۔

اعلامیہ میں یہ بھی واضح کیا گیا کہ پاکستان کو اپنی معاشی اصلاحات پر مزید سختی سے عمل درآمد کرنا ہوگا تاکہ آئندہ مالی سال میں زرعی آمدنی پر انکم ٹیکس کی وصولی یقینی بنائی جا سکے۔ مزید برآں، بجٹ سرپلس 30 جون تک 2.1 فیصد ہونا چاہیے اور

کہ پاکستان کے اقتصادی معاملات میں مثبت پیش رفت ہو رہی ہے۔

وزیر اعظم شہباز شریف نے اس کامیابی پر

اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ پیشرفت بھارت کی ان سازشوں کی ناکامی کا منہ بولتا ثبوت ہے جو وہ پاکستان کی ترقی کی راہ میں رکاوٹ ڈالنے کے لیے کر رہا تھا۔ وزیر اعظم نے مزید کہا کہ بھارت یکطرفہ جارحیت اور جھوٹے پروپیگنڈے کے ذریعے دنیا کی توجہ پاکستان کی اقتصادی کامیابیوں سے ہٹانے کی کوشش کر رہا تھا، مگر اب بین الاقوامی ادارے

کی کوشش کی تھی کہ وہ پاکستان کو دی جانے والی مالی امداد کا دوبارہ جائزہ لے۔ بھارت نے غیر ملکی خبر رساں اداروں کے ذریعے یہ بیانیہ قائم کرنے کی

کوشش کی کہ پاکستان کی امداد پر تحفظات ہیں، لیکن عالمی برادری اور خود آئی ایم ایف نے بھارت کے ان اوچھے ہتھکنڈوں کو مسترد کر دیا۔

رپورٹ کے مطابق، ذرائع کا کہنا ہے کہ آئی ایم ایف نے پاکستان کے لیے ایک ارب 30 کروڑ ڈالر کے اضافی پروگرام کی بھی منظوری دی ہے، جس سے پاکستان کو ماحولیاتی تبدیلیوں سے نمٹنے کے لیے مزید مدد فراہم کی جائے گی۔ اس سے قبل

بورڈ 9 مئی کو اجلاس منعقد کرے گا، جس میں پاکستان کو قرض کی قسط جاری کرنے کی منظوری دی جائے گی۔ یہ پیشگوئی بالکل درست ثابت ہوئی اور پاکستان نے ایک اور اہم معاشی کامیابی حاصل کر لی۔

عملے کی سطح پر پاکستان اور آئی ایم ایف کے درمیان 25 مارچ کو 39 ماہ کے 7 ارب ڈالر کے قرض پروگرام کے پہلے دوسالہ جائزے پر معاہدہ طے پایا تھا۔ اس معاہدے میں متعدد اہم اصلاحات پر اتفاق کیا گیا تھا جن میں کاربن لیوی متعارف کرانا، بجلی کے نرخوں میں بروقت ترامیم، پانی کی قیمتوں میں اضافہ، اور آٹوموبائل سیکٹر میں لبرلائزیشن شامل ہیں۔ ان تمام اقدامات کا مقصد پاکستان کی معیشت کو زیادہ پائیدار اور خود کفیل بنانا ہے۔

معاہدے میں ایک نیا 28 ماہ کا ریسیلیئنس اینڈ سسٹین ایبلٹی فیسلٹی (RSF) پروگرام بھی شامل کیا گیا ہے جس کے تحت پاکستان کو اضافی ایک ارب 30 کروڑ ڈالر تک رسائی فراہم کی جائے گی۔ یہ رقم ماحولیاتی تبدیلی کے اثرات سے نمٹنے اور مخصوص پالیسی اصلاحات کی تکمیل کے بعد مرحلہ وار جاری کی جائے گی۔ اس طرح، مجموعی طور پر آئی ایم ایف کی مالی امداد کا حجم 8 ارب 30

آئی ایم ایف کو متاثر کرنے کی تمام تر کوششیں ناکام ہوگئیں اور پاکستان نے اپنے معاشی استحکام کی بنیاد مزید مضبوط کر لی ہے۔ یہ صورتحال اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ عالمی برادری اب بھارت کے جھوٹے بیانیے کو قبول کرنے کے بجائے حقائق اور شواہد کی بنیاد پر فیصلے کر رہی ہے۔

آنے والے دنوں میں پاکستان کو اس معاشی استحکام کو برقرار رکھنے کے لیے مزید محنت کرنی ہوگی۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ اصلاحات کے عمل کو تیز کرے، محصولات کے دائرہ کار کو بڑھائے، کرپشن کے خاتمے کے لیے سخت اقدامات کرے اور سرمایہ کاری کے فروغ کے لیے سازگار ماحول پیدا کرے۔ ساتھ ہی ساتھ، زرعی، صنعتی اور خدمات کے شعبے میں بہتری لا کر مجموعی معاشی ترقی کو یقینی بنایا جا سکتا ہے۔

موسمیاتی تبدیلی جیسے بڑے چیلنجز سے نمٹنے کے لیے دی گئی امداد کو صحیح طریقے سے استعمال کرنا بھی پاکستان کی اہم ذمے داری ہوگی۔ اگر ان فنڈز کو شفافیت اور دیانت داری سے بروئے کار لایا جائے تو پاکستان نہ صرف ماحولیاتی تبدیلی کے اثرات کو کم کر سکتا ہے بلکہ اس شعبے میں عالمی سطح پر ایک مثال بھی قائم کر سکتا ہے۔

آخر میں، پاکستان کی حالیہ کامیابی نہ صرف ایک اقتصادی پیشرفت ہے بلکہ یہ بھارت کی سازشوں کے خلاف ایک زبردست جواب بھی ہے۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ حکومت اور تمام ادارے اس کامیابی کو ایک نئے عزم کے ساتھ آگے بڑھانے کے لیے استعمال کریں اور پاکستان کو ایک مستحکم، خود کفیل اور خوشحال ملک بنانے کے خواب کو حقیقت میں بدلیں۔

بھارت کے ساتھ کشیدگی کا معیشت پر بڑا اثر نہیں پڑے گا، وفاقی وزیر خزانہ

آئندہ بجٹ میں دفاعی اخراجات میں اضافے کے بارے میں تبصرہ کرنا قبل از وقت ہے تاہم دفاعی ضروریات کو پورا کیا جائے گا

جولائی سے شروع ہونے والے آئندہ مالی سال کے وفاقی بجٹ کو اگلے تین سے چار ہفتوں میں حتمی شکل دے دی جائے گی، انٹرویو

پاکستان کی معاشی بحالی ایک حقیقت بن چکی، ہم خود کو مکمل تبدیل کر رہے ہیں، 3.6 کھرب روپے کا پرائمری بجٹ سرپلس ہے

کرنٹ اکاؤنٹ سرپلس اور افراطِ زر 0.3 فیصد پر آگئی ہے، پاکستان برآمدات اور پیداوار پر مبنی پائیدار ترقی کی طرف گامزن ہے

کنزیومر واچ ڈیسک

وفاقی وزیر خزانہ محمد اورنگزیب نے کہا ہے کہ بھارت کے ساتھ حالیہ کشیدگی کا پاکستان کی معیشت پر بڑا مالی اثر نہیں پڑے گا اور یہ موجودہ مالیاتی گنجائش میں ہی منظم کیا جاسکتا ہے۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے 'رائٹرز' کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے مزید کہا کہ امریکا کے ساتھ تجارتی مذاکرات جلد مکمل ہو جائیں گے اور پاکستان اعلیٰ معیار کا کپاس، سویابین اور دیگر اثاثوں کی کلاسوں بشمول ہائیڈرو کاربنز کی درآمد پر غور کر رہا ہے، واشنگٹن نے پاک۔ بھارت سیزفائر میں اہم کردار ادا کیا تھا۔ محمد اورنگزیب نے پاک۔ بھارت حالیہ تنازع کو قلیل قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس کے مالی اثرات کو کم ہوں گے، ان کا کہنا تھا کہ اسے موجودہ مالی صورتحال میں ایڈجسٹ کیا جا سکتا ہے، جو حکومت پاکستان کے پاس دستیاب ہے۔ وزیر خزانہ نے اس بات کا عندیہ دیا کہ دفاعی ضروریات پورا کرنے کے لیے جو بھی اقدامات ضروری ہیں، وہ کیے جائیں گے، تاہم آئندہ بجٹ میں دفاعی اخراجات میں اضافے کے بارے میں تبصرہ کرنا قبل از وقت ہے۔ اس سے قبل آج صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا تھا کہ جنگ بندی معاہدے کے بعد امریکا، بھارت اور پاکستان کی مدد کرنے کے لیے تیار ہے، انہوں نے دعویٰ کیا کہ تجارت ایک بڑی وجہ ہے کہ انہوں نے جنگ بندی کی۔ واضح رہے کہ پاکستان کو تقریباً 3 ارب ڈالر کے تجارتی سرپلس کی وجہ سے امریکا کی جانب سے برآمدات پر 29 فیصد ٹیرف کا سامنا ہے، لیکن اس کا اطلاق اپریل میں 90 دن کے لیے روک دیا گیا تھا۔ آئی ایم ایف نے 9 مئی کو پاکستان کو 7 ارب ڈالر کے بیل آؤٹ پیکیج کے تحت ایک ارب ڈالر کی قسط جاری کرنے کی منظوری دی۔ آئی ایم ایف کے ایگزیکٹو بورڈ نے پاکستان کو اس کی موسمیاتی لچک کے لیے ایک ارب 40 کروڑ ڈالر کا نیا قرض بھی منظور کیا۔ انہوں نے کہا کہ جولائی سے شروع ہونے والے

آئندہ مالی سال کے وفاقی بجٹ کو اگلے تین سے چار ہفتوں میں حتمی شکل دے دی جائے گی، جس میں 14 سے 23 مئی تک آئی ایم ایف کے ساتھ بجٹ مذاکرات ہوں گے۔ واضح رہے کہ جوہری طاقت سے لیس پاکستان اور بھارت کے درمیان کشیدگی 22 اپریل کو مقبوضہ کشمیر کے پہلگام میں ہونے والے حملے کے بعد شروع ہوئی تھی جس میں 26 افراد ہلاک ہوئے تھے، جب بھارت نے بغیر تحقیقات یا ثبوت اس کا الزام پاکستان پر لگایا تھا، تاہم اسلام آباد نے اس دعوے کو سختی سے مسترد کرتے ہوئے غیر جانبدارانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا تھا۔ ان الزامات کے بعد پاکستان کی مسلح افواج نے رات گئے کیے جانے والے بھارت کے بزدلانہ حملے کے جواب میں منہ توڑ جواب دیتے ہوئے بھارتی فضائیہ کے 3 رافیل سمیت 5 جنگی طیارے مار گرائے جبکہ ایک بریگیڈ ہیڈکوارٹر، 6 مہار بٹالین ہیڈکوارٹرز اور مختلف چیک پوسٹیں اڑا دیں جس کے بعد بھارتی فوج نے ایل او سی کے 4 سیکٹرز میں پوسٹوں پر سفید جھنڈے لہرا کر شکست تسلیم کرلی تھی۔ 10 مئی کو پاکستان نے بھارتی جارحیت کے جواب میں کارروائی کا آغاز کرتے ہوئے بھارت کے خلاف 'آپریشن بنیان مرصوص' (آہنی دیوار) شروع کردیا تھا اور بھارت میں ادھم پور، پٹھان کوٹ، آدم پور ایئربیسز اور کئی ایئرفیلڈز سمیت براہموس اسٹوریج سائٹ اور ایس 400 میزائل دفاعی نظام کے علاوہ متعدد اہداف کو تباہ کردیا تھا۔ بعد ازاں، دونوں ممالک کے درمیان جنگ بندی ہوگئی تھی، جس کا اعلان کرتے ہوئے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا تھا کہ پاکستان اور بھارت فوری اور مکمل سیزفائر کے لیے تیار ہوگئے۔

دریں اثناوفاقی وزیر خزانہ سینیٹر محمد اورنگزیب کا کہنا ہے پاکستان کی معاشی بحالی ایک حقیقت بن چکی، پاکستان خود کو مکمل تبدیل کر رہا ہے لندن میں عالمی سرمایہ کاروں سے خطاب کرتے ہوئے وزیر خزانہ کا کہنا تھا کی معیشت میں بہتری ہے، 3.6 کھرب روپے کا پرائمری بجٹ سرپلس ہے، کرنٹ اکاؤنٹ سرپلس اور اپریل میں افراطِ زر 0.3 فیصد پر آگئی ہے، پاکستان برآمدات اور پیداوار پر مبنی پائیدار ترقی کی طرف گامزن ہے۔ ان کا کہنا تھا رئیل اسٹیٹ، ریٹیل اور زرعی شعبے کو ٹیکس نیٹ میں لا رہے ہیں، ایف بی آر کی مکمل ڈیجیٹلائزیشن پر بھی کام جاری ہے۔ وفاقی وزیر خزانہ کا کہنا تھا 2028 تک تانبے سے سالانہ 2.8 ارب ڈالر کی برآمد متوقع ہے، پاکستان آئی ٹی فری لانسنگ میں دنیا کا تیسرا بڑا ملک بن چکا ہے، پانڈا بانڈ اور قرضہ جات کی مؤثر حکمت عملی پر کام جاری ہے۔ سینیٹر محمد اورنگزیب کا کہنا تھا پاکستان کیلئے آبی حقوق کی معطلی ناقابل قبول ہے، بینظیر انکم سپورٹ پروگرام جاری رہیگا، پاکستان کی معاشی بحالی ایک حقیقت بن چکی ہے، پاکستان صرف اصلاحات نہیں کر رہا بلکہ خود کو مکمل تبدیل کر رہا ہے۔

کنزیومرواچ رپورٹ

امریکا اور چین کی تجارتی جنگ تھم گئی

ایک دوسرے کی مصنوعات پر 90 روز کے لیے محصولات واپس لینے پر امریکا اور چین نے اتفاق کرلیا ہے، 'سی این این' کی رپورٹ

عالمی سرمایہ کاروں نے تجارتی جنگ کے خاتمے کا جشن منایا جو امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے بھاری محصولات کی وجہ سے شروع ہوئی تھی

امریکا اور چین کے درمیان تجارتی جنگ نے مالیاتی منڈیوں میں ہلچل پیدا کردی تھی اور کساد بازاری کے خوف کو بڑھا دیا تھا، نشریاتی ادارہ

دنیا بھر کی اسٹاک مارکیٹیں گزشتہ روز دونوں عالمی تجارتی قوتوں کے درمیان اس اہم معاملے پر اتفاق رائے کے بعد بڑھنا شروع ہوگئیں

امریکا اور چین نے ابتدائی طور پر 90 روز کے لیے ایک دوسرے کی مصنوعات پر محصولات واپس لینے پر اتفاق کرلیا ہے۔ امریکی نشریاتی ادارے 'سی این این' کی رپورٹ کے مطابق یہ اعلان سوئٹزرلینڈ کے شہر جنیوا میں دنیا کی 2 بڑی معیشتوں کے حکام کی جانب سے طویل تجارتی مذاکرات کے اختتام پر سامنے آیا ہے۔ اس حوالے سے مشترکہ اعلامیے میں کہا گیا ہے کہ رواں ماہ امریکا چینی مصنوعات پر محصولات کو عارضی طور پر 145 فیصد سے کم کرکے 30 فیصد کرے گا، جب کہ چین امریکی درآمدات پر محصولات کو 125 فیصد سے کم کرکے 10 فیصد کرے گا۔ اعلامیہ میں کہا گیا ہے کہ فریقین نے چین کے نائب وزیر اعظم ہی لیفنگ اور امریکی وزیر خزانہ اسکاٹ بیسنٹ اور امریکی تجارتی نمائندے جیمیسن گریر کی قیادت میں اقتصادی اور تجارتی تعلقات کے بارے میں بات چیت جاری رکھنے کے لیے ایک میکانزم بنانے پر بھی اتفاق کیا۔ اس حوالے سے بیان میں کہا گیا ہے کہ یہ بات چیت چین اور امریکا میں متبادل طور پر کی جا سکتی ہے، یا فریقین کے اتفاق سے کسی تیسرے ملک میں بھی بات چیت کو جاری رکھا جاسکے گا، ضرورت کے مطابق دونوں فریق مربوط اقتصادی اور تجارتی مسائل پر ورکنگ لیول مشاورت کر سکتے ہیں۔ واشنگٹن نے اتوار کو مذاکرات کے اختتام کے بعد ایک 'معاہدے' کی طرف پیشرفت کا ذکر کیا تھا، جب کہ بیجنگ نے باہمی اتفاق کا ذکر کیا کہ رسمی اقتصادی اور تجارتی مذاکراتی عمل شروع کیا جائے۔ تجارتی جنگ نے پہلے ہی امریکا اور چین کی معیشتوں پر اثر ڈالا ہے، امریکی پورٹ کے اہلکاروں نے 'سی این این' کو بتایا تھا کہ گزشتہ 12 گھنٹوں کے دوران کوئی کارگو جہاز چین سے مغربی ساحل کی 2 بڑی بندرگاہوں کے لیے نہیں گزرا، یہ کووڈ 19 وبا کے بعد سے نہیں ہوا تھا۔

دنیا بھر کی اسٹاک مارکیٹوں میں تیزی

عالمی سرمایہ کاروں نے تجارتی جنگ تھمنے کا جشن منایا ہے، جو امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے بھاری محصولات کی وجہ سے شروع ہوئی تھی۔

امریکا اور چین کے درمیان تجارتی جنگ نے مالیاتی منڈیوں میں ہلچل پیدا کردی تھی، سپلائی چین میں خلل ڈالا اور کساد بازاری کے خوف کو بڑھا دیا تھا۔ دنیا بھر کی اسٹاک مارکیٹیں پیر کو دونوں عالمی تجارتی قوتوں کے درمیان اس اہم معاملے پر اتفاق رائے کے بعد بڑھنا شروع ہوگئیں۔ امریکا اور چین نے ایک دوسرے کی اشیا پر محصولات کو ابتدائی 90 دن کے لیے نمایاں طور پر کم کرنے پر اتفاق کیا تو ہانگ کانگ کا ہانگ سینگ انڈیکس مقامی وقت کے مطابق شام کے وقت 3.4 فیصد اوپر جاچکا تھا۔ یورپ میں جرمنی کا ڈی اے ایکس انڈیکس اور فرانس کا سی اے سی بالترتیب 1.2 فیصد اور 1 فیصد ابتدائی تجارتی سیشن میں اوپر تھے۔ لندن کا ایف ٹی ایس ای انڈیکس 0.3 فیصد اوپر گیا، امریکی فیوچرز بھی اوپر جاچکے تھے۔ ڈاؤ 2.1 فیصد اوپر کھلنے کے لیے تیار تھا، جب کہ ایس اینڈ پی 500 اور ٹیک ہیوی میسڈک کے فیوچرز بالترتیب 2.7 فیصد اور 3.6 فیصد بڑھوتری کی جانب گامزن ہوئے، برینٹ خام، عالمی تیل کا معیار، 2.8 فیصد بلند سطح پر ٹریڈ کررہا تھا۔

ٹیرف میں کمی 'دنیا کے عمومی مفاد' میں ہے، چین

دوسری جانب 'بی بی سی' کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ چین کا کہنا ہے کہ ٹیرف میں کمی 'دنیا کے عمومی مفاد' میں ہے۔ چینی وزارت تجارت نے کہا کہ چین کو امید ہے کہ امریکا 'چین کے ساتھ تجارت' کرنے کے لیے کام کرتا رہے گا، ٹیرف میں کمی 'دنیا کے عمومی مفاد' میں ہے۔

ڈالر اور یوآن کی قدر میں اضافہ

بی بی سی نیوز کے مطابق چین اور امریکا میں تجارتی جنگ تھمنے کا اعلامیہ سامنے آنے کے بعد امریکی ڈالر اور یوآن کی قدر میں اضافہ دیکھا گیا ہے۔ ڈالر کی قیمت برطانوی پاؤنڈ، یورو اور جاپانی ین کے مقابلے میں بڑھی ہے، یوآن بھی ان 3 بڑی کرنسیوں اور ڈالر کے مقابلے میں اوپر گیا ہے۔

ٹیرف کیا ہیں، اور یہ کیسے کام کرتے ہیں؟

امریکا اور چین کے درمیان تجارتی ٹیرف کی جنگ تھمنا بڑی پیشرفت ہے، ٹیرف وہ ٹیکس ہوتے ہیں جو دوسرے ممالک سے خریدی جانے والی اشیا پر عائد کیے جاتے ہیں، عام طور پر یہ کسی مصنوعات کی قیمت کا ایک فیصد ہوتے ہیں۔ بی بی سی نیوز کے مطابق 10 فیصد ٹیرف کا مطلب ہے کہ اگر کسی ایک آئٹم کی قیمت 10 ڈالر ہے تو اس پر 10 فیصد کا ٹیکس ہوگا، جس سے کل لاگت 11 ڈالر ہوجائے گی۔ جو کمپنیاں غیر ملکی اشیا امریکا میں لاتی ہیں انہیں حکومت کو ٹیکس ادا کرنا ہوتا ہے، وہ اضافی لاگت کا کچھ یا سارا بوجھ گاہکوں پر منتقل کرسکتے ہیں، کمپنیاں یہ فیصلہ بھی کرسکتی ہیں کہ وہ کم اشیا درآمد کریں۔ کسی ایک ملک کی جانب سے دوسرے ملک کی مصنوعات پر ٹیرف بڑھانے کا مطلب گاہکوں کے لیے اشیا کا مہنگا ہونا ہے، جس کی وجہ سے گاہک ان مہنگی مصنوعات کی متبادل سستی اشیا تلاش کرتے ہیں۔ اس طرح زیادہ ٹیرف کسی دوسرے ملک کی مصنوعات کی قیمت بڑھا دیتا ہے اور اس کی فروخت میں نمایاں کمی ہوجاتی ہے، جس کا مطلب مصنوعات بنانے والی کمپنیوں کے منافع میں کمی ہے۔ فروخت اور منافع میں کمی کا سامنا کرنے والی کمپنی جس ملک سے تعلق رکھتی ہے، اس ملک کو بھی زرمبادلہ کی مد میں نقصان ہوتا ہے۔

تعمیراتی، صنعتی اور پراپرٹی سیکٹرز کے لیے ریلیف پیکیج کی تیاری

کنزیومر واچ نیوز

وزیراعظم شہباز شریف نے ملکی معیشت کی بحالی اور صنعتی، تعمیراتی شعبے کو فروغ دینے کے لیے اہم ہدایات جاری کی ہیں۔ ان ہدایات کی روشنی میں آئندہ بجٹ میں پیداواری صنعتوں، تعمیراتی شعبے اور پراپرٹی مارکیٹ کے لیے بڑے ریلیف پیکیج کا اعلان متوقع ہے۔ ان پیکیجز کا مقصد نہ صرف کاروباری سرگرمیوں میں تیزی لانا ہے بلکہ براہ راست عوام کو بھی ریلیف فراہم کرنا ہے۔

وزیراعظم کی جانب سے دی گئی ہدایات کے بعد وزارت خزانہ اور متعلقہ اداروں نے اسٹیک ہولڈرز سے مشاورت کا آغاز کر دیا ہے تاکہ تجاویز کو حتمی شکل دی جا سکے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ ریلیف پیکیج میں پراپرٹی کے لین دین پر عائد ودہولڈنگ ٹیکس اور فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی ختم کرنے پر غور کیا جا رہا ہے۔ اس اقدام سے پراپرٹی مارکیٹ میں تیزی آئے گی اور سرمایہ کاری کے مواقع بڑھیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ خریداروں پر مالی بوجھ بھی کم ہو جائے گا، جس سے پراپرٹی کی خرید و فروخت مزید آسان ہو جائے گی۔

خام مال پر ودہولڈنگ ٹیکس کے خاتمے کی توقع

پیداواری صنعتوں کے لیے بھی خوشخبری ہے کہ صنعتی خام مال پر ودہولڈنگ ٹیکس ختم کرنے کی توقع ظاہر کی جا رہی ہے۔ اگر یہ اقدام عملی جامہ پہن لیتا ہے تو صنعتوں کو سستا خام مال میسر آئے گا، جس کے نتیجے میں پیداواری لاگت میں کمی ہوگی۔ اس کا براہ راست فائدہ صارفین کو ہوگا کیونکہ مصنوعات کی قیمتیں کم ہو جائیں گی۔ مہنگائی میں کمی اور معیار زندگی میں بہتری کی امید کی جا سکتی ہے۔

ودہولڈنگ ٹیکس کے خاتمے سے نہ صرف صنعتکاروں کو آسانی ہوگی بلکہ حکومت کو ٹیکس ری فنڈ کے مسائل میں بھی کمی دیکھنے کو ملے گی۔ وزارت خزانہ کے ذرائع کے مطابق، ٹیکس ری فنڈ کا حجم نمایاں طور پر کم ہو جائے گا جس سے مالیاتی نظام میں شفافیت بڑھے گی اور کاروباری طبقے کا حکومت پر اعتماد بحال ہوگا۔

آئی ایم ایف سے مشاورت

چونکہ پاکستان بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) کے ساتھ مالیاتی معاہدے میں بندھا ہوا ہے، اس لیے ودہولڈنگ ٹیکس ختم کرنے کے فیصلے پر عملدرآمد سے پہلے آئی ایم ایف سے مشاورت کی جائے گی۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ وزیراعظم شہباز شریف کی ہدایت پر وزارت خزانہ آئی ایم ایف کو قائل کرنے کی کوشش کرے گی تاکہ ریلیف اقدامات کو منظور کروایا جا سکے۔ حکومت کا مقصد ایک ایسا بجٹ پیش کرنا ہے جو ترقی دوست اور عوام دوست ہو اور عالمی مالیاتی اداروں کی شرائط پر بھی پورا اترے۔

درآمدی گاڑیوں پر ڈیوٹی میں کمی کا امکان

کنزیومر واچ نیوز

آئندہ بجٹ میں عوام کے لیے ایک اور خوشخبری بھی متوقع ہے۔ ذرائع کے مطابق، عالمی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) کے دباؤ پر درآمدی گاڑیوں پر عائد ٹیکسوں میں کمی کا امکان ہے۔ گاڑیوں کی کمرشل درآمد پر بھی پابندیوں میں نرمی لانے پر غور ہو رہا ہے تاکہ مارکیٹ میں مقابلے کا رجحان بڑھے اور گاڑیوں کی قیمتوں میں کمی آئے۔

ایف بی آر ذرائع کے مطابق، نئی امپورٹڈ گاڑیوں پر کسٹم ڈیوٹی میں 5 سے 30 فیصد تک کمی کی تجویز دی جا رہی ہے۔ اس وقت 850 سی سی سے چھوٹی گاڑیوں سے لے کر 1801 سی سی تک کی بڑی گاڑیاں اس رعایت میں شامل ہوں گی۔ موجودہ حالات میں درآمدی گاڑیوں پر 50 سے 100 فیصد تک ڈیوٹی عائد ہے، جس کی وجہ سے گاڑیوں کی قیمتیں بہت زیادہ ہیں۔ ڈیوٹی میں کمی سے درمیانے اور اعلیٰ طبقے کے خریداروں کو سستی گاڑیاں دستیاب ہو سکیں گی۔

پرانی گاڑیوں کی درآمد پر نرمی

ذرائع کے مطابق، حکومت پانچ سال پرانی گاڑیوں کی درآمد کی اجازت دینے پر بھی غور کر رہی ہے۔ اگر یہ اقدام نافذ ہو جاتا ہے تو عوام کے پاس کم قیمت میں اچھی حالت میں گاڑیاں خریدنے کے مزید مواقع پیدا ہوں گے۔ مستقبل میں دس سال پرانی گاڑیوں کی درآمد بھی بتدریج کھولنے کی تجویز زیر غور ہے۔ اس اقدام کا مقصد مارکیٹ میں گاڑیوں کی فراہمی بڑھانا اور قیمتوں کو عام آدمی کی دسترس میں لانا ہے۔

الیکٹرک گاڑیوں کی ترقی

آئندہ بجٹ میں حکومت نے پانچ سالہ نئی انرجی وہیکل پالیسی متعارف کرانے کا بھی فیصلہ کیا ہے جس کے تحت ای وہیکلز (الیکٹرک گاڑیاں) کے فروغ پر خاص توجہ دی جائے گی۔ اس پالیسی کا مقصد پاکستان میں ماحولیاتی آلودگی کم کرنا اور تیل پر انحصار کم کر کے درآمدی بل میں کمی لانا ہے۔ الیکٹرک گاڑیوں پر سبسڈی، کم ڈیوٹی اور ٹیکس مراعات متعارف کروانے کا امکان ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ روایتی ایندھن سے بجلی پر منتقل ہو سکیں۔ اس اقدام سے نہ صرف معیشت کو استحکام ملے گا بلکہ ملک کی مجموعی ماحولیاتی صورتحال میں بھی بہتری آئے گی۔

وزیراعظم شہباز شریف کی جانب سے دی گئی ہدایات کی روشنی میں آئندہ بجٹ میں تعمیراتی، صنعتی اور پراپرٹی سیکٹرز کے لیے متعدد ریلیف اقدامات متوقع ہیں۔ ان اقدامات کا مقصد ملکی معیشت کو پائیدار ترقی کی راہ پر گامزن کرنا، سرمایہ کاری میں اضافہ کرنا، روزگار کے مواقع پیدا کرنا اور عوام کو براہ راست فائدہ پہنچانا ہے۔ دوسری جانب، درآمدی گاڑیوں پر ڈیوٹی میں کمی، پرانی گاڑیوں کی درآمد کی اجازت اور الیکٹرک گاڑیوں کے فروغ سے عوامی زندگی میں بھی نمایاں بہتری آنے کی امید ہے۔

حکومت کا یہ عزم کہ آئی ایم ایف کے ساتھ مفاہمت پیدا کرتے ہوئے عوامی ریلیف کو یقینی بنایا جائے، ایک مثبت قدم ہے۔ آنے والا بجٹ معیشت کے مختلف شعبوں میں نئی روح پھونکنے کے ساتھ ساتھ عام آدمی کے معیار زندگی میں بہتری لانے کا پیش خیمہ ثابت ہو سکتا ہے۔

چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم

ایڈیٹر: نشید آفاقی

صارفین سے سرکار تک

کنزیومر واچ

CONSUMER WATCH PAKISTAN

Government of Pakistan office of the Press Registrar Islamabad Registration No.2793

H41، پی سی ایچ ایس، بلاک 2، کراچی فون نمبر: 021-34528802-3